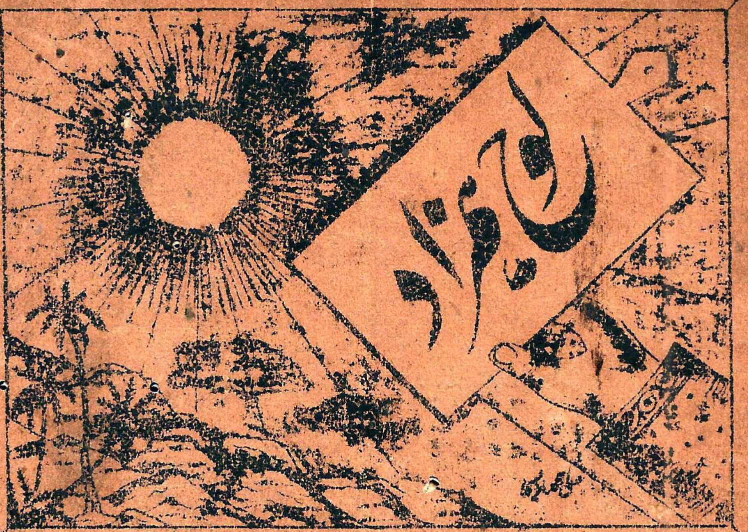


مقدس کتاب حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی دہلوی کے ارشاد فرمودہ عمل ہمزاد کے علاوہ

وجود ہمزاد کا ثبوت، تاثیر عمل نہ ہونیکے اسباب اور انکی اصلاح، بزرگان سابق کے طریق

عمل خوانی کا بیان، سعد و نحس کی تشریح اور تسخیر کے تمام پہلوؤں پر

مفصل بحث کرنیکے بعد

تسخیر کواکب، تسخیر جنات، تسخیر موکلات، تسخیر ملوک، تسخیر طیور، تسخیر اسلحہ، تسخیر روحانیات، تسخیر عامۂ خلایق

وغیرہ وغیرہ کے مستند عمل درج کئے گئے ہیں

جس کو

حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی مدظلہ کی خاص اجازت سے معہ آپکی تحریر کردہ ہدایات متعلق ہمزاد

خاکسار مقبول احمد نظامی نے ترتیب دیکر دوسرے مضامین کا لاجواب ضمیمہ شامل کیا، و [illegible]

ولی سید خلافت حسین کی فرمایش سے

[illegible] اسٹیم پریس امرتسر میں شیخ عبدالعزیز پرنٹر نے چھاپا اور سیوہارہ ضلع بجنور سے شایع کیا

نذر

اور اطلاع

حضرت قبلہ مدظلہ نے لاانتہا الطاف وکرم سے اپنی کتاب لوح ہمزاد کا خلاصہ ناچیز کو مرحمت فرما کر اجازت عطا فرمائی کہ میں اپنے رسالہ کا نام بھی حضرت کے تجویز کردہ نام سے تبدیل کرون۔ اسلئے اس کا پہلا نام چراغ تسخیر بدلکر یہ متبرک نام قایم کیا جاتا ہے اور بغرض برکت حضرت موصوف کی نذر گذرانتا ہون۔ کاش خلعت قبولیت مرحمت ہو۔

ناچیز مقبول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید اول

عملیات یا فن عمل خوانی کی جس قدر اس زمانہ مین ناقدری ہی اتنی شاید کبھی نہوئی ہوگی یوروپ پرستی گھر گھر پھیل گئی ہے اور اگرچہ اسکو نئی روشنی کے نام سے پکارا جاتا ہی لیکن حقیقتاً ہماری بصارت کو اور فقط بصارت کو نہین بصیرت کو بھی ایسا سخت نقصان پہونچایا ہی کہ ہمیشہ کیلئے تاریک غارون کی طرف ہم گرتے چلے جائینگے۔

مذہب اور اُسکے لوازمات ہمارے دلسے مٹتے جاتے ہین اور جسقدر پرانی باتین ہین اُنسے ہم برگشتہ ہورہے ہین۔ عمل ایک قسم کی زنجیر ہے جو معمول کی گردن و کمر مین عامل اپنے زبردست ہاتھ سے ڈالکر کھینچ لیتا ہے اور وہ بے بس ہو کر اپنے ارادہ اور طبیعت کے خلاف عامل کی خواہش کے مطابق کام کرنے پر مجبور ہوتا ہے لیکن سائنس و فلسفہ جاننے والے ایسی طاقت کو نہین مانتے جو غیبی طور سے کسیکو کھینچ لے۔

ہمین اسکے خلاف ثابت کرنا ہی اور بتانا ہے کہ اس شریعت اور باطنی فن کی کونسی خصوصیات ہین جنکو آجتک سمجھنے کی کوشش نہین کیگئی اور اگر سمجھا تو اُسکے اظہار کا ارادہ نہین کیا اور مثل اُس سانپ کے جو خزانہ کی حفاظت کیلئے بٹھا دیا جاتا ہی دوسرون کو فائدہ پہونچانیکی کوشش نہ کی۔

اور وہ کیا نقص ہین جن سے حصول مقصود مین ناکامی ہوتی ہے۔

ہم اسکے وجوہات پر مفصل بحث کرینگے اور بتائینگے کہ اب تک جو کچھ لکھا گیا ہی وہ ناکمل ہے۔ اور چونکہ زیادہ تر ہمارا مقصود عملیات تسخیر ہین اسلئے اُنکے وسائل پر گفتگو کرین گے۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہ

مقبول احمد نظامی۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۱۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"تمہید ثانی"

سیدی حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی دہلوی مدظلہ کے ارشادات جو رسالہ جون صوفی مین ارباب نظر ملاحظہ کر چکے ہین چونکہ میرے مقصود کے موافق تھے اسلئے مینے اُنکا خلاصہ تمہید ثانی کے ضمن مین درج کر دیا ہے حضرات اقدس نے جس خوبی سے وجود ہمزاد اور اُس کی تسخیر کے امکان کو ثابت کیا ہے میری مجال نہین کہ اُس پر کچھ رائے دون۔ ہان! میرے عقیدے مین یہی وہ بابرکت شے ہے جس سے کتاب کا مقبول ہونا یقینی ہے۔

اے آدم زاد! دیکھ خود تیرا وجود ہمزاد کی لوح ہے طلسم غیب کی کنجی ہے۔ راز حقیقت کا آئینہ ہے تو اس کو نہین دیکھتا اور تسخیر روحانیات کا عمل سارے جہان مین ڈھونڈتا پھرتا ہے۔ دربدر بھٹکتا پھر۔ غیرونکے آگے نہ جھک اپنے آپ کو دیکھ۔ سب کچھ تجھ مین ہے۔ کہتے ہین ہمزاد ایک ناری وجود ہے۔ جو آدمی کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اسی واسطے اس کا نام "ہمزاد" ہے لیکن اہل تصوف کا بیان ہے کہ انسان ایک چھوٹی دنیا ہے جسکے اندر بڑی دنیا کی سب کائنات سمائی ہوئی ہے۔ بحر و بر خشک و تر خیر و شر سب اسکے اندر موجود۔ نور بھی ہے نار بھی اس مین فلکیات کی بلندی ارضیات کی پستی شیطینت اور ملکوتیت ہر چیز اس دو گز کی تصویر خاک مین جلوہ افگن ہے اس حساب سے سمجھنا چاہیے کہ گو ہمزاد کوئی آتشی ہستی ہے۔ پر اسکا ٹھکانا اسی پتلے کے اندر ہے جس کو آدمی کہتے ہین آدمی کیساتھ بے شمار طاقتین پیدا ہوتی ہین اور آدمی ان طاقتون کیساتھ پیدا ہوتا ہے یہ طاقتین انسان کی ہمزاد ہر انسان

ان قوتون کا ہمزاد۔ مثال مین جسم کے حواس ظاہری کو دیکھنا چاہئے۔

آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤن ایک دم ساتھ پیدا ہوتے ہین ہر عضو ایک دوسرے کا ہمزاد اور سب ملکر اس جوہر حرکت کُن کے ہمزاد ہین جس کو جان کہتے ہین روح بولتے ہین۔ یہہ روح کے ہمزاد اور روح انکی ہمزاد اور یوں باطنی حواس پر بھی خیال کرو یہہ سب بھی ایک دوسرے کے تابع ہین پوچھو ہمزاد تو عمل کرنے سے تابع ہوتا ہے اور یہہ سب چیزین خود بخود انسان کی مسخر ہین پھر بھلا ان پر ہمزاد کا لفظ کیونکر صادق آئیگا مگر نہین یہ سوال کچھہ مشکل نہین۔ ان مین سے کوئی چیز بغیر عمل تسخیر قابو مین نہین آتی۔ جب یہ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسکی آنکھین بھی ہوتی ہین کان بھی ہوتے ہین زبان اور ہاتھ۔ پاؤن صحیح سالم نظر آتے ہین پھر کیا مجال جو ان مین سے ایک بھی اس ملکہ کا حکم مانے جو انکے تخت پر اکیلی بیٹھی اپنے پرانے محل کو یاد کیا کرتی ہے نہ عقل اسکے پاس آتی ہے نہ غور و فکر اس کی طرف رُخ کرتے ہین باہر کی دنیا مین آنکھین زبان ہاتھ پاؤن کوئی کام نہین دیتا اور بیچاری روح مدتون بے یار و مددگار پھر کا کرتی ہے۔

آخر قدرت روح کو عمل تسخیر سکھاتی ہے اور روح پہلے بیرونی ہمزادون کو مسخر کرنے پر کمر باندھتی ہے چونکہ تسخیر کے لئے ترک حیوانات ضروری ہے اسلئے بیچاری روح کو سوا دو برس صرف[1] کچے دودھ پر زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ سوائے اسکے کچھہ کھانے کو نہین ملتا دو سالہ چلہ کے بعد خدا تعالیٰ روح کو کامیاب کرتا ہے اور بیرونی ہمزاد مسخر ہو جاتے ہین۔ آنکھین دیکھنے لگتی ہین زبان لڑکھڑا لڑکھڑا کر چلنے پر آمادہ ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤن ہلنے جُلنے پکڑنے اور چلنے کیلئے تیار ہونے لگتے ہین۔ اسکے بعد قوائے باطنی کی تسخیر کا زمانہ آتا ہے۔

درسگاہون مین اوستاد تعلیم کے ذریعہ سے ان مخفی طاقتون کو عالم ظہور مین لاکر مسخر کراتے ہین جنکے ذریعہ سے انسان عالم و فاضل کہلاتا ہے۔ دین و دنیا کی ترقیان

[1] صرف ترک حیوانات جلالی کا حکم ہوتا ہے کیونکہ بیرونی ہمزادونکی تسخیر مین زیادہ احتیاط کی ضرورت نہین منقبول

حاصل کرتا ہے الغرض اسی طرح دیگر حواس باطنی کی حالت ہے کہ جبتک انکی تسخیر کی کوشش نہ کیجائے وہ انسان کا کام نہین کرتے اور بیکار و معطل رہتے ہین سبکو معلوم ہے کہ لکھنے پڑھنے کی طاقت ہر آدمی مین موجود ہے عورت ہو یا مرد گورا ہو یا کالا ادنیٰ ہو یا اعلیٰ کوئی اس فیض سے محروم نہین ہے تاہم دنیا کے پردہ پر بیشمار آدمی لکھنے پڑھنے سے محروم رہتے ہین اور ان کی محرومیت کیوجہ محض یہ ہوتی ہے کہ تسخیر کی کوشش نہین کرتے اور خدا کی دی ہوئی عظیم الشان نعمت کو یون ہی بیکار ہاتھ سے کھو دیتے ہین۔

"تسخیر کیا چیز ہے"

جب یہ معلوم ہوگیا کہ انسان مین ہزارہا طاقتین ہین اور وہ بغیر کوشش تسخیر کے قابو مین نہین آتین تو یہ جاننا چاہیے کہ تسخیر کیا چیز ہے اور اُسکے حاصل ہونیکا کیا طریقہ ہے عام طور پر لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ کسی شخص کا تابع فرمان ہو جانا گویا اس کا مسخر ہونا ہے جو کچھ ہم کہین اُس پر عمل کرے۔ ہمارے حکم سے کھڑا ہو۔ ہمارے حکم سے بیٹھے۔ چلنا پھرنا آنا جانا سب ہمارے حکم کے ماتحت ہو۔ اس مین شک نہین کہ لوگون کا یہ سمجھنا ایک حد تک صحیح ہے لیکن میرے خیال مین تسخیر کی دو حالتین ہین۔ ایک تو یہ کہ کسی چیز مین قدرت خداوندی کیطرف سے تسخیر کا از خود مادہ موجود ہو اور دوسرے یہ کہ انسان اس مادہ تسخیر کو اپنے اعمال کی طاقت سے قبضہ مین کرے مثلاً قرآن شریف مین ارشاد ہے کہ ہمنے چاند سورج اور ستارون کو تمہارا مسخر کر دیا ہے یا فرماتے ہین کہ ہوا اور جانور وغیرہ تمہارے مسخر ہین لیکن دیکھا جائے تو نہ چاند و سورج پر کسی کا اختیار ہے نہ برق و باد پر نہ ہاتھی گھوڑے پر تاوقتیکہ ان اشیاء کی تسخیر کے لئے خاص ترکیبین کام مین نہ لائی جائین۔ ہم دیکھتے ہین کہ انگریز بجلی سے پنکھا چلاتے گاڑیان کھینچتے چھٹی رسانی کا کام لیتے اور رات دن بیچاری کو چین سے نہین رہنے دیتے ہین۔ دوسری بھاپ ہے انگریزون کا آٹا پیستا ہے

جہاز اور ریل چلاتی ہے کپڑا بنتی سڑک کوٹتی ہی اسی طرح اور صدہا طاقتین انگریزون کے
ہاتھہ مین مقید مین مگر ہم کو ان طاقتون پر کچھہ اختیار نہین حالانکہ جہان اللہ تعالی نے انکی
تسخیر کا ذکر فرمایا ہے یہ قید نہین لگائی کہ ہمنے گوری رنگت نیلی آنکھہ بھورے بال کے
آدمیون کیلئے ان اشیاء کو مسخر کردیا اور سانولی سلونی صورت والے سیاہ چشم اور کالی
زلفون والے آدمیون کو اس سے محروم کردیا اُس نے تو سب کو برابر اور یکسان تسخیر کا حق دیا
ہی یہ تو ہماری کوشش پر منحصر ہے چاہین مسخر کرین چاہین نہ کرین اس اعتبار سے تسخیر کی دو قسمین
ہین ایک وہبی یعنی خدا کی دی ہوئی اور ایک کسبی یعنی اپنے اختیاری۔

گفتگو اس مین تھی کہ انسان کی سب طاقتین اسکی ہمزاد مین اور بغیر کوشش کئے اور
قابو مین لائے آدمی کے کام نہین آسکتین۔ اسی پر اُس طاقت کو قیاس کرنا چاہئیے جس کو
عرف عام مین ہمزاد کہتے ہین اور جسکی شہرت ہندوستان کے سب ہندو مسلمانون مین عالمگیر
پھیلی ہوئی ہے بعض لوگ تو یہ کہتے ہین کہ ہمزاد کوئی چیز نہین یہ محض ڈھکوسلا ہی ڈھکوسلا ہی
بعض کہتے مین ہمزاد کا وجود تو موجود ہی مگر اسکا مسخر ہونا ناممکن اور محال ہی پہلے گروہ کی نسبت
مین کچھہ کہنا نہین چاہتا۔ کیونکہ اگر ایک ناواقف گاؤن والے کے سامنے گراموفون کا ذکر کیا جائے
کہ ایک ایسی کل شہر مین آئی ہے جو آدمیون کی طرح ہنستی ہی روتی ہی اور وہ گاؤن والا ایسی
کل کے وجود سے انکار کرے اور اُس کو خلاف عقل بتائے تو کوئی دلیلون سے سمجھانیکی
طاقت نہین رکھتا اور نہ وہ گنوار دلائل سے ایسی کل کو تسلیم کرسکتا ہے توبس جو لوگ باطنی اور غیبی
کرشمون سے ناواقف ہین اُن کا وجود ہمزاد سے منکر ہونا قابل توجہ نہین ان بیچارون نے آنکھ
کھولکر صرف مادیات کے تماشون کو دیکھا ہے روحانیات کی زبردست تاثیرونکی
اُنھین کیا خبر۔ میرا یقین ہی اور مین اس یقین مین شریک ہونے کی ہر شخص کو دعوت
دیتا ہون کہ ہمزاد کی ہستی ہر انسان کیساتھہ موجود ہے اور جب اس کو مسخر کرنے کی
باضابطہ کوشش کیجائے تو وہ قبضہ مین آجاتا اور انسان کی ایسی عجیب وغریب خدمتین انجام

دیتا ہے جکو سنکر ظاہر پرست آدمیون کی عقلین چکراتی ہین -

دوسرے فرقہ مین وہ لوگ موجود ہین جو ہمزاد کے وجود سے توانکار نہین کرتے لیکن اس پر قابو پانے اور مسخر کرنے مین ان کو کلام ہے - کہتے ہین کہ ہمنے بہت سے لوگون کو ہمزاد کا مل سُنا مگر دیکھا خاک نہین - یہ سب باتین ہی باتین ہین ان اشخاص مین کچھ حضرات ایسے بھی ہین جنھون نے عمل ہمزاد کی کوشش کی اور کچھ نتیجہ نہ نکلا اسلیے اُن کو بھی تسخیر ہمزاد سے مایوسی ہے سابق مین جبتک کہ مجھے عمل ہمزاد کے شائقین کا تجربہ نہ تھا تو مین بھی عاملین ہمزاد کو قابل ملامت سمجھتا تھا کہ یہ لوگ عمل کے ٹھیک ٹھیک طریقے بتانے مین بُخل کرتے ہین اس واسطے لوگون کو اس مین کامیابی نہین ہوتی - لیکن جب خود مجکو عمل ہمزاد کے شوقینون سے سابقہ پڑا تو معلوم ہوا کہ خطا عاملون کی نہین بلکہ عمل کا شوق رکھنے والے ہی اپنے دُھن کے کچّے ہین اور پکی پکائی روٹی لینا چاہتے ہیں - محنت مشقّت اُنسے نہین ہو سکتی -

غور کا مقام ہے دنیاوی علوم کے حصول مین کیسی لگاتار مشقّت کیجاتی ہے گھر سے بے گھر ہوتے ہین کالج کے بورڈنگ مین رات دن پڑے رہتے ہین سیکڑون روپئے خرچ کرتے ہین راتون کو جاگتے ہین ایک دُھن کے سوا اور کوئی خیال اُنکے دل مین نہین آتا تب کہین سال بھر کے بعد امتحان دینا نصیب ہوتا ہے اور طرہ یہ کہ اس امتحان مین بھی کامیابی یقینی نہین ہوتی - قسمت نے یاری دی تو پاس ہو گئے ورنہ سال بھر تک پھر وہی رگڑ گھس کرنی پڑتی ہے لیکن کسیکو نہین دیکھا گیا کہ فیل ہوکر مایوس ہو گیا ہو اور حصول تعلیم کے عدم امکان کا خیال اُسے پیدا ہوا ہو - حالانکہ بعض طلبا متواتر چار چار دفعہ فیل ہوتے ہین اور پھر از سر نو محنت شروع کرتے ہین جن امتحانون کیبابتہ فیل ہونے کا ایسا یقینی خطرہ لگا رہتا ہے اُن کے کئی درجے ہین انٹرنس ہے - ایف - اے ہے - بی - اے - ایم - اے ہے ان چارون درجون مین بعض درجے ایسے ہین جن مین دو سال کی پڑھائی ہوتی ہے - خوش

قسمتی سے اگر سب مرحلون مین کامیابی ہوگئی اور ایم۔ اے پاس کرلیا تو پھر اسکے ذریعہ معاش حاصل کرنے مین بڑی جدوجہد کرنی پڑتی ہے اس پر بھی سینکڑون بی۔ اے ایم۔ اے مارے مارے پھرتے ہین اور طریقہ معاش ہاتھ نہین آتا اسکے مقابلہ مین عمل ہمزاد یا تسخیر روحانیات کو دیکھا جائے اور عمل کرنے والون کی جلد بازی اور شکست ہمت پر غور ہو تو ہنسی آتی ہے۔ جس کام کا نتیجہ آٹھ نو برس کی سخت محنت کے بعد سو دو سو روپیہ ماہوار کی آمدنی ہو اُسکے واسطے تو ہر شخص مستعد نظر آئے اور جس چیز کا حاصل ایک غیبی طاقت کی تسخیر ہو جس کی بدولت آدمی ہزارون روپیہ ماہوار کما سکے جسکے طفیل سب لوگ تعظیم و تکریم سے آنکھون پر بیٹھائین اسکے لئے چند دنون کی مشقت بھی گوارا نہین یہی وجہ ہے کہ گو بے شمار آدمی ہمزاد اور دیگر موکلون کی تسخیر کے لئے کوشش کرتے ہین مگر منزل مقصود پر نہین پھونچ سکتے۔

"لوح ہمزاد"

اس نام کی ایک کتاب سفر بلاد اسلامیہ کے جانے سے پہلے مین نے لکھنی شروع کی تھی۔ اسکے کچھ حصہ مرتب بھی ہو گئے تھے اور دیباچہ رسالہ صوفی مین شایع کرا دیا گیا تھا لیکن فوراً ایک بڑا سفر پیش آیا اور کتاب ناتمام رہ گئی۔ واپس آیا تو گھر مین کامون کا اتنا بڑا انبار رکھا ہوا ملا کہ اس کتاب کیطرف توجہ کرنیکی ایک منٹ کیلئے مہلت نہ تھی اُدھر یہ عالم تھا کہ عمل ہمزاد کے مشاقون کی درخواستین برابر چلی آرہی تھین کہ فوراً کتاب لکھ بھیجئے یہہ لوگون کی حسن ظنی ہے جو مجھ پر اس معاملہ مین اعتماد اور بھروسہ رکھتے ہین اور لکھتے ہین کہ تمھاری کتاب کا ہمکو یقین ہے کہ تم جو کچھ عمل ہمزاد کی نسبت لکھو گے وہ اُن ڈھکوسلے باز عاملون کی طرح نہو گا۔ جو دنیا کو سبز باغ دکھا کر لوٹنا چاہتے ہین۔

اگرچہ مجھے اس مین کوئی شک نہین کہ میرے پاس کا عمل ہمزاد ہر طرح قابل

یقین سچا پکا اور ہو سکنے کی قابل ہی تاہم یہ ضرور کہونگا کہ عمل کرنے والونکی عدم استقلال کم ہمتی سی بار بار اندیشناک ہوں اور خیال کرتا ہون کہ اسکی اشاعت کو ہاتہہ نہ لگاؤن جس کی دشواریان لوگون سی برداشت نہو سکین اور ناکام ہوکر مجکو الزام دین اور کہین کہ اس اونچی دوکان کا پکوان بھی پھیکا نکلا۔ اسی بنا پر مینے احباب کو صاف صاف لکھدیا کہ کتاب پوری نکرونگا نہ چھپواؤنگا کیونکہ مین اپنی جان کو مفت خلجان مین ڈالنا نہین چاہتا۔

کتاب شائع نہونیکی حالت مین جب بیسون خطوط سوالات کے جواب مین لکھنی پڑتے ہین تو شائع ہونے پر ہندوستان کی خلقت کب چین سے بیٹھنے دیگی۔ عمل کے شوقین طرح طرح کے جرح قدح نکالینگے اور پھر سوالات کا سلسلہ شروع ہو جائیگا۔ میری کیفیت یہ ہے کہ ہمیشہ بیمار کمزوری کا یہ عالم کہ دس بیس سطر لکھنے کے بعد چکر آنے لگتا ہے اسپر کام کی کثرت خانقاہ کے مشاغل حلقہ کی کارگذاریان رسالہ نظام المشائخ دہلی کے مضامین کی دیکھہ بھال۔ مضامین نویسی اسپر طرہ پچاس ساٹھہ خطوط کی روزانہ جوابدہی ایک آدمی کیا کیا کرے ملنا جلنا چھوڑ دیا ایک گوشہ مین بیٹھا رہتا ہون تعلقات کا کم کرنا راحت رسان نظر آتا ہے پھر بھلا یہ دردسری کیونکر ہو سکتی ہے کہ ہمزاد کے مشتاقون کا جواب دون۔ ہر شخص لکھتا ہے عمل بتائیے احتیاط اور ہدایات لکھئے اور فقط اسی پر بس نہین وہ عجیب باتین دریافت کیجاتی ہین جو کبھی ذہن مین نہین گذرین اور نہ اُن کو کسی عامل سے واسطہ پڑا اسلیے بہتر یہی ہے کہ مین جنجال سے ہاتھہ اٹھاؤن نہ ایسے کسی خط کا جواب دون جو ہمزاد سے تعلق رکھتا ہو نہ کتاب لکھون مگر مخلص احباب نہ مانے۔ اور کہا نہین اس کتاب کو پورا کرنا چاہیے۔ اُن تمام ہدایات کو جن کا تعلق ہمزاد سے ہے مشرح لکھہ کر خاموشی اختیار کر لیجیے اسکے بعد کسیکے سوالات کا جواب نہ دیجیے۔ آپ کی دانست مین جو باتین عمل ہمزاد کیلیے بلحاظ اصول کے لازمی اور ضروری ہون اُنکو صاف صاف قلمبند کر دیجیے فضول تاجم اور بھی سوالات کا جواب دینے کی ضرورت نہین ابھی تک ہم نے کوئی

فیصلہ نہ کیا تھا کہ عزیزم مقبول احمد نظامی سیوہاروی میرے پاس آئے اور اُنھون نے اپنا وہ رسالہ جس مین میری کتاب لوح ہمزاد کے دیباچہ کا خلاصہ اور چند اور عمدہ عمدہ اعمال وغیرہ تھے دکھایا۔ مینے جب اِس رسالہ کو غور سے دیکھا تو اکثر اعمال قاعدہ اور اصول کی مطابق پائے عزیز مذکور میرے پاس مدت دراز تک رہے ہین عمل اعمال کا شوق تو ان کو مدت سے تھا میری معیت مین اور ترقی ہوئی مینے بھی کبھی بات سے دریغ نہین کی اور جو چیز اعمال کے متعلق اُنھون نے مجھسے حاصل کرنی چاہی بلا تامل دیدی۔ ابکی دفعہ انکی خواہش ہوئی کہ ہمزاد کے بعض جدید اعمال جو میرے شائع شدہ عمل ہمزاد کے علاوہ ہین اُن کو بتاؤن مگر مینے اُن کو یہ صلاح دی کہ شائع شدہ عمل جو صرف پیسہ اخبار مین چھپا ہے ہر طرح قابل وثوق ہے اور مجکو اسکے صحیح قابل عمل اور اثر دار ہونیکا پورا تجربہ اور یقین ہے اسی عمل کو مین چند ضروری حواشی کیساتھ اپنی کتاب لوح ہمزاد مین شائع کرنیوالا تھا لیکن چونکہ سردست کم فرصتی کے باعث مین اسکی تکمیل نہین کرسکتا اسلیئے وہ ہدایات جو مینے لوح ہمزاد مین لکھنی چاہی ہین تم لیلو اور اس کتاب کیساتھ شائع کردو۔ اس مین تمہاری خواہش بھی پوری ہو جائیگی اور مجھے بھی ایک طرح کی سبکدوشی حاصل ہوگی اُنھون نے اس رائے کو پسند کیا۔ ساتھ ہی مجھسے اجازت چاہی کہ مین اپنے مجموعہ کا نام آپکے مقررہ کردہ نام لوح ہمزاد سے مبدل کردون مینے منظور کر لیا اور اجازت دیدی اگرچہ اس کتاب مین ہمزاد کا حصہ بمقابلہ دوسرے اعمال کے تھوڑا ہے لیکن اس عمل ہمزاد کی اہمیت اور صداقت کے یقین کے سبب مین سمجھتا ہون کہ اس کا نام لوح ہمزاد ناموزون نہوگا

اب مین فقرہ عمل معہ ہدایات لکھتا ہون:۔

اول یہ معلوم کرنا چاہیے کہ عمل ہمزاد کی مختلف صورتین ہین بعض محض سفلی ہین جن مین عامل کو مکروہ اور ناروا چیزون کا استعمال کرنا پڑتا ہے اور پاکیزہ سرشت متقی لوگون کو ان کا کرنا نہایت مذموم ہے۔ لیکن ان سفلی[1] اعمال مین انسان کامیاب جلدی ہوتا ہے۔ کیونکہ قدرتی طور پر زمانہ کی حالت پر عملیات کی تاثیر کا انحصار ہے۔

[1] حضرت قبلہ کا ارشاد بالکل صحیح ہے جو لوگ فن اعمال سے واقفیت رکھتے ہین وہ جانتے ہین کہ خاص مقامات کا اثر بھی خاص ہی بعض شہرون مین بمقابلہ بعض شہرون کی تاثیر مین کمی ظاہر ہوتی ہے جسکی وجہ صرف حالت موجودہ شہر کا [illegible]

آجکل چونکہ ظلمات کا دور دورہ ہی اتقا- اور پرہیزگاری دنیا سے مخفی ہوتی جاتی ہی- اسلئے وہ باتین جلدی چمک جاتی ہین جو ناپاک ایام کے اثرات کے موافق ہین۔

بعض محض علوی ہین اور یہ عموماً بعید الاثر ثابت ہوتے ہین یعنی اُن کے عامل کو حصول مراد مین بہت دیر لگتی ہی لیکن علوی اعمال مین انسان کے احساس مذہبی کو دن بدن ترقی ہوتی ہے اگر وہ مقصود بالذات عمل مین کامیاب نہ بھی ہو تو بالکل محرومی نہین ہوتی- تزکیہ نفس اور صفائی باطن حاصل ہو جاتی ہی- جس طرح کیمیا کے شوقین رات دن کی سرگردانی مین اگر سونا نہ بنا سکین تو کُشتے پھونکنے مین ضرور ماہر ہو جاتے ہین- اور یہ ظاہر ہے کہ کُشتہ بنانیکا فن بھی کیمیا سے کم نہین- مہوس لوگ اگر پورے خیال اور غور سے کُشتہ کے رموز کو تلاش کرین تو سونے سے زیادہ دولت کمائین مگر افسوس ہی کہ وہ ایسا نہین کرتے اور کیمیا کے مشکل مرحلے مین ٹھوکرین کھاتے رہتے ہین- یہی حال ہمزاد کے مشتاقون کا ہی کہ وہ جب علوی اعمال ہمزاد مین مصروف ہوتے ہین تو کم سے کم تزکیۂ باطن کی نعمت ضرور حاصل ہو جاتی ہے- کیونکہ علوی اعمال مین عموماً اُن قواعد کی پابندی کرنی پڑتی ہے جو اصلاح نفس کیلئے فقرا کے ہان لازمی ہوتی ہین۔

میرا عمل نہ علوی ہے نہ سفلی- درمیانی ہی اگر کوئی اسکی تعریف کرنی چاہیے تو کہہ سکتا ہے کہ خیر الامور اوسطہا

فقرہ عمل یہ ہی سبحان الذی سخّرکہ لا مسبب اسکی حقیقت ماہران فن عمل سے مخفی نہین ہے وہ جانتے اور سمجھتے ہین کہ اس فقرہ کی کیا اصل ہی- مین جانتا ہون کہ کسی مقدس اور آلٰہی ارشاد کا تقلیب کرنا مناسب اور روا نہین لیکن اس تقلیب مین اصل قول کے معانی کے خلاف ایسے معانی پیدا نہین ہوئے ہین جو عقاید مذہب کے خلاف ہون یا جن سے ایمان مین کچھ خلل واقع ہوتا ہو- ہمزاد انسان کا (جو اشرف المخلوقات ہے) ایک طرح کا عکس ہے اس واسطے اس کی تسخیر بھی اُس قول کے عکس مین

مخفی کر دی گئی جو سب اقوال مین اشرف و برگزیدہ ہے۔ جو شخص یہ عمل کرنا چاہے اس پر لازم ہے کہ پہلے ایسی فرصت مہیا کرے کہ اُنیس دن تک اور کسی ضرورت کا خیال تک نہ آنے پائے۔ جب اس عمل کو ہاتھ لگائے ورنہ بیچ مین رخنہ اندازی اور خیالات کا دوسری طرف متوجہ ہونا بجائے نفع کے نقصان دینے والا ہے جس وقت فرصت میسر آجائے رات کیوقت ایک تخلیہ کی جگہ مین جہان کوئی دوسرا ذی روح موجود نہو اور نہ کسی کے آنے کا خطرہ ہو برہنہ ہو کر کھڑا ہو جائے لیمپ پس پشت رکھے۔ اس طرح کہ قد کا سایہ اپنے قد کے موافق ہو بڑا چھوٹا نہ پڑے۔ جب سایہ قد کی برابر ہو جائے تو اُنیس ہزار اُنیس بار وہ جملہ پڑھے جو لکھا گیا اور اسی طرح اُنیس روز تک ہر روز اُنیس ہزار اُنیس بار پڑھتا رہے۔

غالباً آٹھوین دن سے اس کو اشکال مہیبہ نظر آنے لگین گی مگر ان کی کچھ پروا نہ کرے کیونکہ وہ سب توہمات کے اجسام ہین آدمی کا کچھ بگاڑ نہین سکتے اُنیسوین دن عامل کی صورت کا ایک شخص حاضر ہوگا اور پوچھیگا کہ مین آپکا فرمان بردار ہون کیا حکم ہوتا ہے اُس سے کہنا چاہیئے کہ مین جو حکم دون اُس کو پورا کرو۔ دن بھر میرے پاس حاضر رہو رات کو کبھی نہ آؤ رات کی بندش اسلئے ہے کہ ہمزاد سونے مین پریشانی ڈالتا ہے لھذا مناسب یہی ہے کہ رات کو اسے بلایا ہی نہ جائے ابتدا مین شرط ہو جائے تو عامل کو بہت آسایش رہتی ہے۔

گوشت۔ گھی۔ دودھ۔ عورت سے دوران عمل مین احتیاط کرنی ہوگی۔ نشہ کی چیزین اور وہ سب اشیاء جو دماغ اور خون مین حرکت پیدا کرنے والی ہون چھوڑنی پڑینگی کیونکہ تمام تسخیرات مین سکون خاطر اور بحالی ہوش وحواس کی ازحد ضرورت ہے۔

یون تو کمزور طبیعت کے لوگون کو یہ عمل کرنا ہی نہ چاہیئے اور اگر کوئی شخص احتیاطاً اشکال مہیب سے محفوظ رہنا چاہے تو پرائیوٹ خط بھیجکر اور چار روپے کسی خیراتی کام مین

دیگر مجھسے اسم اعظم جو اس عمل کے لئے واقعی اسم اعظم ہے منگالے۔ لیکن اور کوئی بات مجھسے نہ دریافت کرے کیونکہ مجکو اور کسی بات کی فرصت نہین ہی۔ اور ابتامین سب عذر لکھدئے ہین۔

اب مین سوال جواب کے طور پر اُن شکوک کو رفع کرتا ہون جو بار بار مجھسے دریافت کئے جاتے ہین۔

سوال۔ ہمزاد کا عامل جو رات کو عمل کرے دن مین کچھ دنیا کا کام کرسکتا ہے یا نہین۔

جواب۔ ہان کرسکتا ہے لیکن میرا مشورہ ہے کہ وہ دن کو آرام لے تاکہ رات کے جاگنے سے صحت مین خرابی نہو۔

سوال۔ اس عمل کا عامل نماز یا اور مذہبی رسومات مثلاً قرآن خوانی وغیرہ کرسکتا ہی یا نہین۔

جواب۔ سب کچھ کرسکتا ہے کسی بات کی روک ٹوک نہین نماز پڑھے قرآن شریف کی تلاوت کرے کوئی مضائقہ نہین البتہ بسم اللہ نہ پڑھے اور یہ قید اُنیس دن کی ہی بعد اختتام عمل بسم اللہ بھی پڑھ سکتا ہے۔

سوال۔ بسم اللہ نہ پڑھے تو نماز کیونکر ادا ہوگی۔

جواب۔ بسم اللہ نماز مین فرض نہین ہے اگر نہ پڑھی جائے تو نماز ساقط نہوگی اور یہ احتیاط عارضی ہی ہمیشہ کے لئے نہین ہی۔

سوال۔ اگر غلطی سے بسم اللہ نکلجائے۔

جواب۔ عمل فوراً خراب ہوجائیگا۔ اور از سر نو محنت کرنی پڑیگی۔

سوال۔ ہمزاد کیا کیا کام کرسکتا ہے۔

جواب۔ جو کام قدرت کے رموز کو ٹھیس لگانے والا ہوگا۔ اُسکی نسبت ہمزاد عامل کو بتا دیگا کہ مین اس کو ہاتھ نہین لگاؤن گا کیونکہ خلاف منشائے

آتی ہے۔

سوال ۔ جب رات کیلئے ہمزاد کو منع کر دیا گیا تو گویا آدھی طاقت رہ گئی اگر رات کیوقت اس ہی کام لینا پڑے تو کیا کرے۔

جواب ۔ مین نہین جانتا کہ کیا کرے اگر تم رات کے جاگنے کی مصیبت برداشت کر سکتے ہو تو یہ شرط نہ کرو رات دن حاضر رہے گا۔ یہ میرا محض ایک مشورہ تھا۔

سوال ۔ آپکے پاس رہ کر ہم یہ عمل کر سکتے ہین۔

جواب ۔ نہین میرا ایک جگہہ مستقل قیام نہین رہتا ہمیشہ سفر و سیاحت مین رہتا ہون ایسی حالت مین کسی کو بلانا مناسب نہین۔

سوال ۔ اسم اعظم اس کیساتھ شائع کر دینا چاہیے تھا۔ اس کو چھپانے مین کیا مصلحت ہی

جواب ۔ ہر شخص اپنی مصلحت ظاہر کرنے پر مجبور نہین ہی۔ اس عمل کا اسم اعظم ایسی چیز نہین جسکو عام کر دیا جائے اپنی چیز کا آدمی کو اختیار ہوتا ہے مجھو اس دولت کا اختیار ہی جو میرے بزرگون کے ترکہ مین مجکو ملی۔

سوال ۔ چار روپیے آپکو بھیجے جائین یا عامل بطور خود خیرات کرے۔

جواب ۔ میرے یقین اور علم کے مطابق خیرات کرنی چاہیے اور مجھے اسکا مصرف تبلا دینا چاہیے یا براہ راست مجکو بھیج دینا چاہیے یون ہی لکھدینے سے کہ ہمنے خیرات کر دی اسم اعظم نہین بتایا جائیگا۔

سوال ۔ اگر عمل حسب بیان کامیابی نہو۔

جواب ۔ اپنی قسمت پر آنسو بہائے عمل بتانے والا اس کا ذمہ دار نہین اگر بیان کردہ طریقون کے موافق عمل کیا جائیگا تو کامیابی یقینی ہے۔

سوال ۔ اس عمل مین کسی دن تاریخ چاند کی قید ہے یا نہین اور اُن اصول کی پابندی ہے جو اعمال مین ضروری ہوتے ہین۔

جواب - نہین کچھہ قید نہین فقط

حسن نظامی خانقاہ مبارک حضرت محبوب آلہی رضؓ دہلی

عمل خوانی کے لوازمات

(وقت مین بحث)

عمل کی ابتدا کے وقت ساعات سعد و نحس کا خیال نہایت ضروری ہے - روزانہ کتنے گھنٹے سعد ہین کتنے نحس کون عمل کون ساعت مین پڑہنے چاہئین - یہ تمام امورات قابل لحاظ ہین کیونکہ بحث وقت مین مخفی ہے -

ذیل مین ہم وہ نقشے بنا کر ظاہر کئے دیتے ہین کہ جن ساعات کے لئے اہل نجوم کی حاجت ہے وہ نہایت آسانی سے سمجھہ مین آسکتی ہین -

نقشہ ماہ اعمال

حمل م	ثور ث	جوزا ذ	سرطان م	اسد ث	سنبلہ ذ	میزان م	عقرب ث	قوس ذ	جدی م	دلو ث	حوت ذ
بیساکھ م	جیٹھ ث	اساڑھ ذ	ساون م	بھادون ث	کنوار ذ	کاتک م	اگہن ث	پوس ذ	ماگھ م	پھاگن ث	چیت ذ
میکھ م	برکھ ث	متھن ذ	کرک م	سنگھ ث	کنیان ذ	تلا م	برچھک ث	دہن ذ	مکر م	کنبھ ث	مین ذ
منقلب	ثابت	ذوجسدین	منقلب	ثابت	ذوجسدین	منقلب	ثابت	ذوجسدین	منقلب	ثابت	ذوجسدین

نوٹ:- اعمال تسخیر اُن مہینوں مین شروع ہوتے ہین جنکے نیچے ثابت اور ذوجسدین لکھا ہوا ہے - ہلاکی دشمن اور مدافعت اعدا کے لئے ماہ منقلب -

	پاس اول			پاس دوم			پاس سوم			پاس چہارم		
روز و شب	ساعت ۱	ساعت ۲	ساعت ۳	ساعت ۴	ساعت ۵	ساعت ۶	ساعت ۷	ساعت ۸	ساعت ۹	ساعت ۱۰	ساعت ۱۱	ساعت ۱۲
شب شنبہ	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
روز شنبہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
شب یکشنبہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ
روز یکشنبہ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
شب دوشنبہ	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
روز دوشنبہ	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
شب سہ شنبہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
روز سہ شنبہ	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
شب چہارشنبہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
روز چہارشنبہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ
شب پنجشنبہ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
روز پنجشنبہ	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
شب جمعہ	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
روز جمعہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری

یاد رکھنے کی قابل بات یہ ہے کہ جس دن کے شروع میں جس ستارہ کا نام ہے وہی اُس دن کا حاکم ہے کل سات ستارے ہیں جن سے ساعات کا احوال معلوم ہوتا ہے۔ ہفتہ کے بھی سات دن ہیں ہر دن ایک ستارہ کے تصرف میں ہے اعمال تسخیر کیلئے زہرہ۔ مشتری۔ قمر۔ شمس کی ساعتیں زیادہ مناسب ہیں۔

کلیہ قاعدہ - طلوع آفتاب سے ساعت اول شروع ہوتی ہے اور غروب آفتاب پر دن کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔

ھدایات

ساعات سعد و نحس جاننے کے بعد وہ طریقہ معلوم کرنا چاہیے جس سے آسانی کیساتھ منزل مقصود پر پہونچنا ممکن ہے۔

سب سے پہلی بات عامل کیلئے ابتدا سے انتہا تک اپنے مقصود کا پیش نظر رکھنا ہے جو خود بنفسہ ایک عمل ہے اس بات سے کبھی دل شکستہ نہو نا چاہیے کہ باوجود میعاد ختم ہو جانیکے اثر محسوس نہیں ہوا۔ تا وقتیکہ مقصود حاصل نہو ترک عمل نہ کرنا چاہیے ایک چلے میں مقصود حاصل نہو تو دوسرا چلہ شروع کرے۔ تین چلہ پورے ہونے کے بعد اگر مقصود حاصل نہو تو سمجھے کہ حکم الٰہی اسکے خلاف ہے۔

بسا اوقات کسی بے احتیاطی یا سقم کیوجہ سے خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ اسلیے بھی ترک نہ کرنا چاہیے دوسرے چلہ کو احتیاط سے کرنے میں اثر ظاہر ہو جائیگا۔

حضور قلب۔ رزق حلال۔ صدق مقال اور طہارت شرط ہے پڑھنے کیوقت ہمیشہ رو بقبلہ ہونا چاہیے لباس ایک ہو۔ ایسی جگہہ ہو جہاں انسان کی آواز کا گذر نہو خلوت ہو۔ ہمیشہ اُسی جگہہ پڑھے جہاں شروع کرے۔ پڑھنے سے پہلے خوشبویات کی دھونی دے قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس سورۂ فاتحہ اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روح پاک فخر دو عالم رسالتماب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم و بزرگان دین کو بخشے اور اپنے کام کی امداد چاہے۔ تسخیر و کشایش کار کیلئے اول بسم اللہ بعدہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور پھر بسم اللہ پڑھ کر اسم شروع کرے۔

مدافعت اعداء کے لئے بسم اللہ نہ پڑھنی چاہیے۔

عشرہ اول کشایش رزق عشرہ دوم محبت و تسخیر عشرہ سوم بلا کی دشمن و بغض۔

ہلاکی دشمن اور بغض کیلئے سنیچر۔ اتوار۔ منگل کا دن اور تسخیر محبت ترقیات مدارج کیلئے جمعرات۔ جمعہ۔ پیر مناسب ہین۔ محبت کیلئے عمل کرے تو حلال کی نیت رکھے۔ حرام کا خیال بھی دل مین نہ لائے ورنہ ہرگز تاثیر نہ ہوگی بلکہ علاوہ نقصان دنیا و آخرت کے اکثر دیوانے بھی ہوجاتے ہین۔ اطلاعاً لکھدیا گیا۔

ہر ماہ مین سات تاریخین نحس ہین۔ تیسری۳۔ پانچوین۵۔ تیرہوین۱۳۔ سولوین۱۶۔ کیسوین۲۱ چوبیسوین۲۴۔ پچیسوین۲۵ نحس تاریخین اور جو زمانہ قمر در عقرب کا ہے سنئے کام کے لئے بہتر نہین اکثر اوقات اثر برعکس ہوتا ہے۔

دعوت کی ابتدا کیونکر کرے } اگر کسی اسم کی دعوت دینی ہو تو پہلے تین روزے رکھے اسم جلالی ہو تو دوشنبہ جمالی ہو تو شنبہ مشترک ہو تو یکشنبہ سے روزہ رکھے۔ چوتھی رات قطعاً کھانا نہ کھائے۔ وضو کرے گوشہ مین بیٹھے اور استغفار پڑہنا شروع کرے پھر وہین تھوڑی دیر آرام کرے حتی کہ نصف شب اول گذر جائے پچھلی رات کو اُٹھکر وضو کرے دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کرنے کے بعد دوگانہ بہ نیت کشف الارواح اس طور سے پڑھے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تعالیٰ رکعتی صلوٰۃ کشف الارواح متوجہاً الیٰ جہۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر۔ فاتحہ کے بعد ہر رکعت مین واللہ غالب علیٰ اَمْرِہٖ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ پڑھے سلام کے بعد ہزار بار یہ دعا پڑھے آہٗ واہٖ وآیہ۔ عین مشغولی دعا مین اپنے باطن پر توجہ کرے عنایت الٰہی سے ارواح نمودار ہونگی چوتھے روز طلوع آفتاب کیوقت غسل پاک[1] کرے اور دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کرے پہلی رکعت مین فاتحہ کے بعد سات بار آیۃ پڑھے شہد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو والملٰئکۃ واولوا العلم قائماً بالقسط لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم ان الذین عند

---

[1] غسل پاک سے مراد حالت طہارت مین غسل کا کرنا ہے غسل کے بعد سات بار ہتھیلی پر پانی لے اور ہر دفعہ سات بار سورۃ فاتحہ پڑھکر دم کرے اور اپنے سر پر ڈالے۔

اللہ الاسلام - سلام کے بعد ستر بار آیۃ اذا سألك عبادی - لعلھم یرشدون
تک پھر خدائے تعالےٰ سے مراد مانگے اسکے بعد روح پاک رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم وانبیائے عظام عشرہ مبشرہ اور جمیع اصحاب کرام ومشائخ کبار کے لیئے ایک ایک
دوگانہ علیحدہ اور پیران ظاہر وباطن کی ارواح طیبات کو سورۂ فاتحہ اکتالیس بار پڑھکر
ثواب پہونچائے پھر اذا زلزلت الارض دوبار سورہ اخلاص تین بار سورہ فاتحہ پانچ بار
مخصوص ارواح پیران سہروردیہ کے لئے اسکے بعد روح پاک پیر دستگیر غوث
الاعظم کے لیئے دوگانہ اداکرے اور طالب مدد ہو - بعدازان سلامتی مرشد کیلیئے
ایک دوگانہ اور اگر وصال ہوچکا ہو تو روح کو ثواب پہونچائے - پھر خالص حُبًّا
لِلّٰہ اس طور سے دوگانہ اداکرے کہ ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص
اکیس بار اور حضور دل کے ساتھ جناب الٰھی مین متوجہ ہو - اور ستر بار درود
شریف پڑھکر سجدہ مین جاے اور عرض حاجات کرے پھر تانوےبار اسم اور ستر بار
درود شریف پڑھے اور دعوت اسم شروع کرے اتمام دعوت تک جس مقدار سے پڑھنا
شروع کیا ہے شب روز پڑھے مصلے سے اُٹھتے بیٹھتے ہر روز ہر وقت دعائے اجابت
پڑھتا رہے - بسم اللہ الرحمن الرحیم اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیَّ اَقْفَالَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْھَا واستجب دُعائی بغیر رد یا مفتح الابواب ویا مسبب
الاسباب ویا مقلب القلوب والابصار ویا دلیل المتحیرین ویا غیاث
المستغیثین ویا مخرج المخزونین اَشْتَی اغثنی توکلت علیك یاربی نضیت و
فوضت امری الیك یا رزاق یا فتاح یا باسط وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر
خلقه محمد واٰله واصحابه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین ط بعد
اتمام شرائط واختتام دعوت نان وشیرینی فقراکو تقسیم کرے اور اُنسے دعا کا
طالب ہو - اور اسم کے ہر حرف کے بدلے دو دو جانور بے طلب خریدے ہوے

رہا کرے۔

اگر اثنائے دعوت میں کوئی مرض سخت لاحق ہوجائے تو ہر روز بلاناغہ تا صحت آیۃ الکرسی اور سورۂ فاتحہ اک اک بار پڑھتا رہے پڑھنے سے عاجز ہو تو تصور کرے یہ بھی نہو سکے تو سن لیا کرے اور بعد صحت اعادہ کرے (ماخوذ)

بزرگان سابق کے چلے اور انکی غرض

پچھلے زمانہ میں چلے سے یہ مقصد حاصل نہیں کیا جاتا تھا جو آجکل مرکز نظر ہے۔ بزرگان سابق کے حالات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے خوشنودی ورضا مندی خدا کے لئے ایام مقررہ خلوت کے مخصوص کرلیے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انکا ذرا سا اشارہ سیکڑوں عملیات تسخیر سے زیادہ موثر تھا۔ کسی بزرگ کے حالات میں لکھا ہے کہ جب انھوں نے اپنے مرشد کامل سے تعویذ لکھنے کی اجازت مانگی تو انھوں نے فقط اللہ کیلئے ارشاد فرمایا کہ لکھدیا کرو۔ ہر مرض کی کافی دوا ہے لیکن آج اللہ کیلئے چلے کھینچے ہیں اور اثر نہیں۔

وہ انسان جو اپنے کو ایک وقت سب مخلوق سے بدتر سمجھتا ہے اور ثبوت میں ان الانسان کان ظلوما جھولا لکھتا ہے اسکی حقیقت پر اگر غور کیا جائے تو یہی تمام علوم کا مخزن ہے خدائے برتر و توانا کا ارشاد ہے وفی انفسکم افلا تبصرون ط تم میں سب کچھ ہے تم دیکھتے نہیں الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھو۔ بزرگوں کا قول ہے اگر چلے سے مقصود حاصل نہو تو سمجھ لے کہ کوئی نقص واقع ہوگیا یا یہ کہ خالص خدا کیلئے نہیں ہوا۔ بات یوں ہے ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین چلنا۔ پھرنا۔ جینا۔ مرنا۔ روزہ نماز سب اسی کیلئے ہے۔ دشمنی اور محبت بھی خدا کے لئے ہونی چاہئے۔ اگر یہ نہیں تو تاثیر بھی مشکل ہے نفس چلے پر غور کرنے سے سمجھ میں آتا ہے کہ سرشت انسانی چلے سے بنائی گئی ہے۔

خمرت طینۃ آدم بیدہٖ اربعین صباحاً } (ترجمہ) چالیس دن مین آدم کی مٹی (خدا نے) خمیر کی۔
روحی فداہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین جس نے چالیس دن اللہ کیلیے مخصوص کر دیئے حکمت کے چشمہ قلب سے اُمڈکر زبان پر ظاہر ہو جاتے ہین قصہ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مین قرآن پاک سے چلے کی ہدایت ان مقدس الفاظ سے مفہوم ہوتی ہے۔ وَوٰعَدْنَا مُوسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً وَّاَتْمَمْنٰہَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّہٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً
بعض بزرگون کا ارشاد ہے کہ اگر چلے کے پورا ہونیکے بعد کامیابی نہو تو سمجھے کہ حکم الٰہی اسکے خلاف تھا۔ اور خدا جانے اسکے پورا ہونے سے کیا نقصان پھونچتا۔ یہ ثابت ہے کہ وہ حکیم علی الاطلاق کوئی کام حکمت سے خالی نہین کرتا۔ طبیب بظاہر زہر دیتا ہے اور مریض بھی سمجھتا ہے کہ زہر ہے لیکن کبھی اعتراض نہین کرتا بخلاف امورات حکیم مطلق جل و علی کے جس کے ہر فعل پر جس کا ظاہر مفید مطلب نہ معلوم ہوا اعتراض شروع ہوتا ہے حکیم کا زہر دینا ہر شخص کے نزدیک مفید مطلب۔ اور خدا کا بظاہر نقصان پھونچانا قابل گرفت۔
وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین۔ لفظ مخلصین سے صراحتہً جتا دیا گیا کہ ہر کام خلوص سے کرنا چاہیے چونکہ چلہ کی بنیاد بھی رضامندی خدا کیلئے ہے اس واسطے خلوص اس مین بھی درکار ہے۔
شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کامل کچھ نہین طلب کرتا خدا سے خدا ہی کو مانگتا ہے۔

دنیا طلبا رچہ گویمت رنجوری ۔۔۔ عقبیٰ طلبا چہ گویمت مزدوری
مولا طلبا کہ داغ مولا داری ۔۔۔ در ہر دو جہان مظفر و منصوری

حضرت داؤد علیہ السلام جب خطا مین مبتلا ہوئے تو عفو تقصیرات کیلئے چالیس رات دن سجدہ مین رہے چالیس دن کے بعد معافی کا پروانہ دربار احکم الحاکمین سے وصول ہوا۔
خالد ابن زید رضی کا ارشاد ہے۔ بندہ کو چالیس دن نہین گذرتے کہ خدائے تعالےٰ

اُس کا مقصود پورا کر دیتا ہے یہ بات بتائی جا چکی ہے کہ چلّے کیلئے تنہائی لازمی ہے پس اِس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے معلوم کرنا چاہئے کہ جس وقت شروع چلّہ کرے تو دنیا کے تمام معاملات سے یکسوئی لازمی جانے جائے نماز اور پوشاک کی احتیاط بھی کرے غسل کامل کرے اور دو رکعت نماز نہایت خضوع و خشوع سے ادا کرے ظاہر و باطن یکسان بنائے توبہ کرے دغا کینہ حسد وغیرہ کا خیال بھی دل مین نہ لائے چلّہ مین سوائے نماز جمعہ اور جماعت کے باہر نہ نکلے۔

نماز جماعت کا چھوڑ دینا ایک قسم کی غلطی ہے جس مین اکثر لوگ مبتلا ہوتے ہین اگر جی گوارا کرے تو کسی دوسرے آدمی کو مقرر کرے کہ وہ نماز جماعت کرائے تنہا نماز نہ پڑھے کیونکہ مشائخ صوفیہ کے نزدیک ترک جماعت مورد آفات ہے کھانیکے متعلق اگر قادر ہو سکتا ہے تو ایک رطل سے شروع کرے اور چوتھائی رطل آخر چلّہ تک پہونچا دے اگر قادر نہو تو ایک رطل روز خوراک استعمال کرے بزرگان سابق بعض اس حد تک پہونچگئے تھے کہ چالیس روز تک بلا کھائے بسر کر دیتے تھے۔

سہل بن عبداللہ سے (جو مشائخ صوفیہ مین تھے) کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ چالیس دن نہین کھاتے اُنسے خواہش طعام کیون جاتی رہتی ہے۔ فرمایا نور اُنہت تسکین دیتی ہے۔

ارباب تصوف نے بھوک کی یہ حد بتائی ہے کہ کھانے کی چیزین روٹی سالن کی تمیز جاتی رہے اور اگر تعین نفس کے اندر موجود ہے تو سمجھے کہ بھوک نہین۔ یہ صدیقین کی بھوک ہے بعض بزرگون کے خیال مین بھوک کی حد یہ ہے کہ تھوکے تو تھوک پر مکھی نہ بیٹھے اور جسطرح پانی پر کسی قسم کی چکنائی نہونے کیوجہ سے مکھی پاس نہین آتی اسیطرح لعاب دہن پر بوجہ غذا نہیت سے صاف ہونے کے مکھی نہ بیٹھے حضرت سفیان ثوری رح کے حالات مین لکھا ہے کہ وہ تین روز بھوکے رہتے اور خلیفہ اعظم حضرت ابوبکر صدیق رضہ چھ روز بھوکے رہتے۔ اور عبداللہ ابن زبیرؓ سات روز بلا کھائے بسر کرتے ھ

صاحب المعارف فرماتے ہین کہ ہمنے ایک شخص کے بارہ مین سنا کہ وہ ایک مہینہ مین صرف ایک بادام کھاتا تھا۔ اَبِیتُ عِندَ رَبِّی یُطعِمُنِی وَیَسقِینِی کی بعض بزرگون نے تفسیر اس طور سے کی ہو کہ جب بندہ اپنی طبیعت کو بہوک کا عادی بنا لیتا ہے تو روح کو ایک خاص قسم کی طاقت پیدا ہو جاتی ہو۔ جس سے دنیا کی خواہشین حقیر ہوجاتی ہین۔

لیکن یہ ضروری نہین کہ وہی لوگ عطیات اور نعمائے الٰہی سے فیضیاب ہون جو بہوکے رہتے ہین۔ بسا اوقات وہ جو دن مین چھ چھ مرتبہ کہاتے ہین اُس مقام پر پہونچتے ہین جہان بڑے بڑے ریاض کرنے والے نہین پہونچ سکتے۔ ہان! چونکہ وہ ایک احسن طریق ہو اسلئے بزرگون نے اختیار کیا ہے۔

مشائخ صوفیہ کا قول ہو تمام اوراد اعمال مین درود محمود وبہتر ہے جس سے خدا رسول دونون خوش ہون اور فقط خدا رسول نہین فرشتے بہی مسرور ہوتے ہین رسول اسلئے کہ میرا خیرخواہ ہے خدا سے میرے لئے جہگڑتا ہے خدا اسلئے کہ میرے محبوب کی وکالت کرتا ہو فرشتے اسلئے کہ خدا اور رسول خوش ہین۔

۰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوشش فرماتے ہین اُس بندہ کیلئے جو درود کی مداومت کرتا ہے۔ درود کی کثرت دیدار سرور عالم فخر موجودات کے حاصل ہونیکا ذریعہ ہے بعض مشائخ کا قول ہو کہ ابتدائً بذریعہ خواب اور بعدہٗ بحالت کشف دیدار سے فیضیاب ہوتا ہے۔

اسم اعظم کیا ہے۔ اسم اعظم کی تین علامتین ہین اول بے نقط ہونا دوسرے مقبول ہونا مردود نہ ہونا تیسرے اللہ محمد کا ایک جگہ جمع ہونا اور یہ تینون علامتین درود شریف مین موجود ہین۔ یا ایھا الذین امنو صلو علیہ وسلمو تسلیما۔

ابن کعب رضؓ نے عرض کیا ایک وقت اپنے عبادت کیلئے مقرر کیا ہے چاہتا ہون کہ درود شریف بھی کچھ دیر پڑھا کرون فرمائے کتنی دیر پڑھون ارشاد ہوا جس قدر چاہو عرض کیا

چوتھائی وقت مخصوص کرلوں ارشاد ہوا زیادہ ہو تو اچھا ہی عرض کیا تہائی بدستور جواب ملا عرض کیا نصف وہی جواب ملا۔ ابن کعب رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ سارا وقت درود کیلئے مخصوص کرلوں فرمایا بس کافی ہے اس سے ثابت ہوا کہ کمال خوشی فخر دو عالم روحی فداہ آمین ہو کہ بندوں کی جانب سے درود کا تحفہ سرکار رسالتمآب مین پیش ہو۔

تاثیر عمل نہونیکے اسباب اور اُنکی اصلاح

ہر شخص ہمزاد کو تابع کرنا چاہتا ہے ہر ایک کی خواہش جنات کے مسخر کرلینے کی ہے لیکن یہ کوئی نہین سوچتا کہ جب ہم انسان جو خاکی نژاد ہین (اور جنکی قوتین اگرچہ لامحدود ہین لیکن اُن قوتوں کے مماثل نہین جو مد مقابل کو حاصل ہین) کسی فرد واحد کی (خواہ وہ کسی درجہ کا ہو) متابعت نہین کرتے یا پسند نہین کرتے اور حتی الامکان اس کے خلاف جد و جہد کرتے ہین تو جنات جو آتشی نژاد ہین اور جنکی حرارت ہمارے مقابلہ پر ہر طرح فائق ہے کیون کسیکے تابع ہونے لگے۔ البتہ جس طرح کوئی حاکم وقت اپنے حکم کی طاقت اور قانون کی پیچیدہ بندشوں سے بعض اوقات قوی سے قوی فرد کو گرفت کرنے مین اپنا کمال دکھلا دیتا ہے اسی طور سے عامل جو عمل کے ہر پہلو پر حاوی ہو (جس طرح قانوندان حاکم) تو ان اسمائے الٰہی کی عظمت اور اثر سے جو اُسکو حاصل ہین پر طاقت احاطۂ بشری سے خارج ہستیون کو اپنا مسخر (غلام) کرلیتا ہے۔ اور جس طرح الفاظ قانون کی پیچیدگیان بعض افراد خاص کے دماغ سمجھ سکتے ہین اور عوام اس سے بے بہرہ رہتے ہین اسی طرح فن عمل کی پیچیدگیان سمجھنے سے عام لوگ محروم ہین۔

علوم تسخیر کے ماہر لکھتے ہین کہ حتی الامکان عمل اپنے پیر و مرشد کی اجازت سے شروع کرے اور اگر ممکن ہو تو مرشد کے حضور مین عمل شروع کرے اس سے وہ تکلیفین اور سختیان دور ہو سکتی ہین جو بوجہ ناواقفیت نکات اسرار فن سے اکثر اُٹھانی پڑتی ہین تعین اوقات کی نسبت

ہم ہدایات کے ضمن مین عرض کر چکے ہین۔ لیکن اس مقام پر یہ بات ظاہر کرنیکی لایق ہے کہ جب عامل عمل کی ابتدا کرتا ہے تو جس مقام پر وہ شروع کرتا ہے موکلات کا (جو اسم کے تابع ہین) تا اختتام عمل) روزانہ حاضری دینا واجب ہوجاتا ہی اکثر نادان جو رموز فن سی ناواقف ہین وحدت مکانی کا خیال نہین کرتے حالانکہ یہ اہم شرائط مین سی ہے۔

اسی طرح اوقات کی پابندی ہی اول تو یہ بہت کم خیال کیا جاتا ہے کہ اوقات سعد ونحس کا دیکھنا ضروری ہے یا غیر ضروری زیادہ تر اسکی وجہ یہ ہی کہ عاملان سابق نے یا تو ایام واوقات کو مفصل طور سے لکھا نہین یا اگر تفصیل کی ہی تو اس شان سی تشریح نہین کی جس سی عوام سمجھ سکین اسی لئے ہم نے ہدایات کے ضمن مین ایام اور اوقات کا نقشہ کھینچکر طالبان فن کے لئے آسانی کردی ہے۔

جگہہ اور مقام کا ایک ہونا وقت کی پابندی سب لازمی شرطین ہین واضح رہنا چاہیے کہ اعمال تسخیر مین ذراسی بے احتیاطی بھی سخت نقصان پہونچادیتی ہی ہوشیاری سے شرائط کا خیال رکھے۔

خواص وعوام مین یہ بات مشہور ہی کہ جنات مختلف اشکال سی عامل کو مخوف کرتے ہین جس سی اُن کا مقصود عمل کا ترک کرانا ہے اور یہین اسکے ملنے مین ذرا بھی تامل نہین کہ جس طرح خاکی ہستی (انسان) غلام بننا نہین چاہتی اور طرح طرح کی تدبیرین آزادی حاصل کرنے کے لئے کرتی ہی۔ اسی طرح وہ آتشی ہستی اپنی امکان بھر مسخر ہونے سے بچنا چاہتی ہے لیکن باوجود اسکے یہ بھی ظاہر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ قوت خیالی کو ہمین بہت زیادہ دخل ہی کیونکہ قدیمی روایات سنتے سنتے ایسا گھرا اثر ڈال رکھا ہی کہ جہان کوئی عمل شروع کیا اشکال مختلف الالوان کا نظارہ ہونے لگا۔ اگر اس بات کو دل مین وثوق سی جما لیا جائے کہ یہ بھی شکلین ہین اور یہ خیال پورے طور سے جاگزین ہو کر یقین کی شکل مین آجائے تو ہم دعوے سے کہتے ہین کہ ہرگز کسی قسم کا خطرہ پیش نہ آئیگا۔

خیال کیجئے۔ اندھیری رات ہو آدم زاد کی بو چال آپکے کانون مین نہ پہونچتی ہو کوئی
ذی روح چلتا پھرتا نہو اور آپ کسی ضروری کام کی وجہ سے گھر سے باہر جا رہے ہون۔ ناگہان
آپکی قوت واہمہ ایک شکل آپکے سامنے کھینچکر کھڑی کردیگی۔ جس کا سر آسمان سے لگا ہوگا۔ اور
سر زمین پر آنکھین مثل چراغ کے روشن ہونگی آپ خوف زیادہ ہو کر بھاگینگے۔ لیکن معلوم
ہوگا کہ وہ خیالی پیکر آپکے پیچھے دوڑتا ہوا آرہا ہے۔

اتفاق وقت سے کوئی ذی روح آجائے اُسکے دیکھتے ہی آپکے معطل شدہ حواس
عود کر آئینگے اور آپکی نظرونسے وہ خیالی پیکر نابود ہوجائیگا آپکا تو یہ خیال ہوگا کہ اس ذی
روح ہستی کی موجودگی سے بلائے وہمی نے راہ فرار اختیار کی لیکن حقیقتاً آپکے حواس کا
اجتماع باعث رفع خیال وہمی ہوا۔

یہ مفروضات اگرچہ خیال سے بڑے ہوے ہین لیکن روزانہ ان کا ظہور ہوتا رہتا ہے
بلکہ بسا اوقات اکثر لوگ انھین خیالی تصویرون سے ہلاک ہوگئے ہین۔ ایسی حالت مین آپ ہی
بتائیے کہ جب آپ کسی ایسے مقام پر جہان انسان کی آواز پہونچنے کا حکم نہو۔ کوئی ذی
روح موجود نہو کیون ڈراونی شکلین نظر نہ آئینگی۔ پھر تاکید یہ ہے کہ کہین اُس حد تجویز شدہ سے
جس کو حصار کہتے ہین باہر نہ جانا۔

زہر دوا اُس پہ یہ تاکید کہ پینا ہوگا

چلے کی ابتدا مین کسی سے بات کا نہ کرنا بھی ہے اور صرف اسلئے کہ گفتگو کی زیادتی
جھوٹ اور بعض بیہودہ الفاظ کے صدور کا ذریعہ ہے جن سے نقص پیدا ہوجاتا ہے۔

بزرگون کا ارشاد ہے اکل حلال۔ صدق مقال۔ کم کھانا۔ کم بولنا۔ نیت درست رکھنا
صدق دل سے مرشد کو ماننا۔ حق کیطرف دل لگانا یعنی حضوری سے پڑھنا۔ روزہ بلا انفصال
رکھنا۔ خلقت سے تنہائی اختیار کرنا۔ کپڑا۔ جگہ۔ بدن۔ پاک و صاف رکھنا۔ مرشد
سے اجازت لینا۔ حجرہ تنگ و تاریک و مصفا رکھنا۔ اپنی ضروریات کیلئے ایک خادم مقرر کرنا

گوشت کی بو سے آنکھ ناک کو بچانا۔

اب آپ سوچئے کہ کہاں تک آجکل ان شرطوں کو پورا کیا جاتا ہے۔ تسخیر
تسخیر ہر اک پکارتا ہے لیکن شرطین کون بجالائے چاہتے ہین کہ پکی پکائی روٹی اور وہ بھی
لقمے بنا کر کوئی کھلائے اور اگر بس چلے تو منہ چلانے کی بھی حاجت نہ رہے سبحان اللہ۔

ترک جلالی وجمالی کی تفصیل

جلالی۔ گوشت۔ مچھلی۔ انڈا۔ مشک۔ شہد۔ چونہ۔ صدف مشک کے پانی کا استعمال
یا جن چیزون مین ہڈی وغیرہ کی لاگ ہو۔

جمالی۔ دودھ۔ دہی۔ شکرہ۔ نمک (نمک لاہوری کا استعمال کرے) چھوارا۔ بوس وکنار

مکروہات۔ لہسن۔ پیاز۔ گندنا۔ ہینگ وغیرہ۔

محرمات احرامی۔ بناو سنگھار۔ لباس فاخرہ پہننا۔ حجامت یا فصد سے خون نکلوانا
سلا ہوا کپڑا پہننا۔

تمام درویشون کا اس پر اتفاق ہو کہ ان مین سے کوئی شرط بھی فوت ہوجائیگی تو کار
برآری ناممکن بلکہ خطرہ ہے۔

نصاب۔ زکوۃ۔ عشر۔ قفل۔ دور مدور

اسمائے الٰہی پر حاوی ہونا گویا ایک لاانتہا خزانہ پر قبضہ حاصل کرنا ہی اور جس
طرح خزانہ اور مال نقد کی بقا کے لئے زکوۃ واجب ہوتی ہی اور صاحب نصاب اُسکے
شرائط کو پورے طور پر بجالاتا ہے اسی طور سے چونکہ خزانہ الٰہی کا متصرف صاحب
نصاب ہی زکوۃ دینا۔ (جس طرح عاملان اسمائے الٰہی نے بتادی ہی) ضروری ہی۔ زکوۃ
دینے کے بعد اسلئے کہ ہمیشہ تصرف قائم رہے بطور شکرانہ کے عشر کا ادا کرنا ہے اسکے بعد
قفل کے ارادہ سے پڑھے تاکہ در اجابت کھلجائے کیونکہ یہ خزانہ ہائے اسرار باری تعالیٰ

کی گیئی ہے۔ جب یہ تمام اتمام کو پھونچ جائین تو بہ نیت دور مداقر پڑھے تاکہ تمام صفات مذکورہ بالا سے متصف ہو اور تصرف کامل ہو جائے اسی باعث ہی دور مدوّر لبا اوقات نصاب کی برابر بتایا جاتا ہے۔

اثنائے عمل خوانی مین اشکال مختلفہ کا سامنا ہو اور وہ اپنی تابعداری اور بندگی کا اظہار کرین علم دریافت کرین تو طالب کو ثابت قدم رہنا چاہئے۔ خوش ہو کر کوئی خلاف ہدایت حرکت نہ کرے ورنہ فسخ تاثیر کا باعث ہو جائیگا۔

تسخیر ہمزاد جو ہماری کتاب کا اصل مبحث ہی ابتداءً گو اس مین نئی بات محسوس نہین ہوتی لیکن نو دس روز کے بعد تجدید حال شروع ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات معلوم ہوتا ہی کہ سایہ متحرک ہی کبھی ظاہر ہوتا ہی کہ چھت مین حجرہ کی سوراخ ہو گیا۔ اور وہ سایہ آسمان تک (یا جہان تک نظر کام کرتی ہے) چلا جاتا ہے اور پھر وہان سے واپس آتا ہے پھر مختلف اقسام کی شکلین تھوڑی دیر کے بعد اختیار کرتا ہی اور طالب کے اجتماع حواس کو پراگندہ کرنا چاہتا ہے۔

گھبراہٹ ہر کام کے خراب کرنے کا باعث ہی استقلال عجیب شئے ہے۔ جسکے اختیار کرنے سے انسان تمام پیش آمدہ مقصود پا لیتا ہی۔

ایک بزرگ نے اثنائے مکالمہ تسخیر اجنہ مین راقم سے ایک قصہ بیان فرمایا کہنے لگے:۔

ایک طالب نے اپنے مرشد کی حضوری مین عمل کی ابتدا کی چالیس روز کا عمل تھا۔ ہر روز نیا رنگ مشاہدہ کرتا کبھی دیکھتا دریائے قہار موجین مارتا ہوا آتا ہی اور ڈبو دینا چاہتا ہے کبھی دیکھا تمام عالم مین آگ لگی ہے شعلے بھڑکتے ہین اور ہستی وجود کو خاکستر کر دینا چاہتے ہین۔ غرضکہ انت نئے نظارے دیکھنے مین آئے مگر دامن استقلال نہ چھوڑا۔ ایک دن کیا دیکھتا ہے کہ چند صحرائی لوگ آوارہ گرد جس مین کچھ بچے ایک عورت

ایک مرد شائل تھو آئے اور دائرہ کے قریب آکر قیام کیا جہان یہ عمل مین مشغول تھا مرد عورت سے بولا مجھے سخت بھوک لگ رہی ہی کچھ کھانے کو دے۔

عورت:۔ (زنبیل مین سے) کچھ گوشت آٹا نکالکر پکانے لگی اور جب بہت سی روٹیان اور گوشت پک کر تیار ہوگیا تو مرد کے سامنے پیش کر دیا مرد نے تھوڑی ہی دیر مین تمام سامان کا صفایا کر کے پھر بھوک کی شکایت کی۔ عورت نے باقی سامان خورش جو اُسکے پاس بچا تھا پکا کر کھلا دیا لیکن مرد کی آتش گرسنگی سرد نھوئی۔ آخر نوبت بہ اینجا رسید تمام بچے بھی کاٹ کر اور بھون بھلبس کر کھلا دئے جب اس پر بھی بھوک کا تقاضا ہوا تو بیچاری عورت گھبرا کر بولی اب یا تو مجھے کھا لے یا اسے جو مین کر رہا ہی اُٹھا کر نگل جا۔ مرد نے بمجرد اس کلام کے سُننے کے عامل کی جانب ہاتھ بڑھایا۔ لیکن عامل اب بھی نہ گھبرایا اور برابر پڑھنے مین مشغول رہا۔

کچھ دیر کے بعد دیکھا کچھ لوگ شناسا صورت چلے آتے ہین قریب ہو دیکھا تو اہل محلہ ہین؛ آپس مین چرچا کر رہے ہین کہ دیکھئے دنیا کا خون سفید ہوگیا باپ جان بلب ہے درد گردہ کا دورہ پڑا ہے اور بیٹا تسخیر جنات مین مشغول ہی جی مین آیا کہ اُٹھے پھر خیال کیا اگر مین گیا بھی تو کیا ہو سکتا ہی۔ دوسرے دن دیکھا چھوٹا بھائی روتا چلا آتا ہی پاس آکر بولا بھائی ابا کی نزع کی حالت ہے کچھ تم سے کہنا چاہتے ہین شاید وصیت کرین ہر چند کلیجہ مُنہ کو آیا پر استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا۔ اور کچھ نہ بولا۔ آخر بھائی بھی رونا گالیان دیتا اور بُرا بھلا کہتا چلا گیا۔

چالیسوان دن شروع تھا اور شام تک خیر و شر کا فیصلہ تھا دیکھتا کیا ہی کہ باپ کا جنازہ آرہا ہی جنازہ حصار کے قریب رکھا گیا محلہ والے ساتھ عزیز و اقارب روتے ہوئے ہمراہ۔

مرنے کا مُنہ کھولکر بھائی بولا۔ مرنے والے کا مُنہ تو دیکھ لو باپ کی حسرت ناک صورت مثل برف کے سفید نظر آئی۔ ادہر تو یہ منظر اُدھر محلہ والے سرگوشیان کر رہی ہین

خدا کی پناہ دنیا سے محبت کافور ہو گئی۔ ایسا سخت دل بھی کوئی نہ ہو گا باپ مر گیا بیٹا حصار سے اُٹھنے کا نام نہیں لیتا۔ مگر واہ رے استقلال کلیجہ مُنہ کو آیا جاتا تھا آنسو رواں تھے مگر اسم برابر ورد زبان تھا اکدم ہادی طریقت کی ہدایت ہوئی۔ بالفرض اگر باپ مر بھی گیا تو میں زندہ تھوڑا ہی کر سکتا ہوں نتیجہ تسخیر تھا یہ جو کچھ تھا استقلال کی برکت سے اور حضوری مرشد کے طفیل تھا ورنہ کون انسان ہے جو ان دردناک منظروں کا متحمل ہو سکے۔

اسی سبیل سے اور بہت سے قصّے سنانے کے بعد فرمانے لگے میاں وہ چیز سیکھو جس سے یہ تمام چیزیں خود تمہاری خدمت کی خواہش کریں ب

تو دل کو دیکھ اپنے اک لعل ہے یہ اُس کا
ہو جائیگی اسی سے کندن بھی تیری کایا

کواکب کی تاثیر

اس بات کے سمجھانے کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں کہ نجوم و کواکب میں اللہ تعالیٰ نے تاثیرات رکھی ہیں جن کا ظہور زمین اور اہل زمین پر ہوتا رہتا ہے۔ چاند کی روشنی کو سمندر سے خاص تعلق ہے سمندر کا اوتار چڑھاؤ جس کو جزر و مد (جوار بھاٹا) کہتے ہیں چاند کی کمی بیشی پر منحصر ہے چاند کی شعاعیں غلّہ اور نباتات میں عنصر حیات پیدا کرتی ہیں مادی تعلقات کے علاوہ روحانیت میں بھی چاند کو دخل ہے بعض اوراد وظائف اشغال و اعمال چاند کے گھٹاؤ بڑھاؤ کے موافق کئے جاتے ہیں اور چاند پر کیا منحصر ہے ہر ستارہ کی علیحدہ تاثیر ہے جسکی خاصیت بلاگنجایش انکار و تامل ہم نمایاں طور پر محسوس کرتے ہیں بعض ستاروں کی یہ خاصیت ہے کہ جب طلوع ہوتے ہیں تو ایک خاص چیز پر اثر ڈالتے ہیں مثلاً ایک تارہ جب طلوع ہوتا ہے تو جس چمڑے پر اُسکی شعاعیں پڑے وہ خوشبودار ہو جاتا ہے لوگ اس تارے کی ساعت طلوع کا انتظار کرتے رہتے ہیں اور

جب وقت آتا ہے تو چڑے چھتون اور کھُلے میدانون مین پھیلا دیتے ہین ایک ستارہ کی نسبت مشہور ہے کہ اُس کا پَرتو کسی مخصوص علاقہ پر پڑتا ہی اور پرتو بھی بہت سریع الاثر ہوتا ہی جونہی اسکی روشنی زمین کیطرف متوجہ ہوتی ہی فوراً ہر چیز جو اُسکے مقابل مین ہو موم کی طرح نرم ہو جاتی ہی یہان تک کہ پہاڑ بھی موم ہو جاتے ہین یہ اثر آناً فاناً مین غائب ہو جاتا ہی اگر کچھ دیر تک ہی تو غضب آجائے۔

اب یہان یہ معلوم کرنا نہایت ضروری ہی کہ کواکب کی تاثیر دو قسم کی ہی ایک تو وہ جو خود بخود پر ظاہر ہوتی اور اثر ڈالتی ہی۔ دوسری وہ جو ہماری طلب اور کوشش کی محتاج ہے ستارون مین بذاتہ طاقت موجود ہے مگر جب تک ہم اُسکے حصول کی سعی نہ کرین ہمین اس طاقت سے کچھ فائدہ نہین پہونچ سکتا۔ سورج کو دیکھو اس مین خدا تعالےٰ نے لاکھون قوتین رکھی ہین جس مین بعض تو ہر خاص و عام پر بلا طلب نثار ہوتی ہین اور بعض خواہش اور محنت سے قبضہ مین آتی ہین مثلاً دھوپ جو انسان حیوان نباتات وغیرہ کی زندگی کیلئے لازمی چیز ہے بلا امتیاز تقسیم ہوتی ہی مگر مادہ غذائی جو سورج کی روشنی مین قدرتی طور سے موجود ہے اُسی پھل کو ملتا ہے جس مین غذائیت قبول کرنیکا مادہ بھی ہو یا وہی پودا اُس کو حاصل کر سکتا ہی جسکے تخم ریزی محض غذائی جوہر لینے کی خاطر ہوئی تھی۔

اللہ تعالےٰ سورہ نحل مین فرماتا ہے ہمنے انسان کیواسطے ہاتھی گھوڑے اونٹ گدہے بیل خچر مسخر کر دئے ہین چاند سورج اور سب ستارون کو بھی اُس کا تابع بنا دیا ہی لیکن ارشاد الٰہی پر غور کرنے سے سمجھہ مین آتا ہی کہ اگرچہ ان جانورون مین تسخیر قبول کرنیکی قابلیت رکھی گئی ہی لیکن وہ خود بخود آدمی کے تابعدار نہین ہوتے۔ جبتک سکھایا اور سدھایا نجائے مانوس و مسخر نہونگے۔ یہ مشاہدہ ہے کہ سرکس مین شیر اور ہاتھی وہ تعجب انگیز کام کرتے ہین جس سے اچھے اچھے عقل و فہم ششدر رہ جاتے ہین اسی پر چاند سورج اور ستارون کو قیاس کیجئے یہ بھی سدھانے سے کام دینے لگتے ہین یعنی جو طریقے اُستادون نے تسخیر کواکب کیلئے

مقرر کیے ہین قابو مین آتے ہین۔

مشتری و عطارد کی تسخیر سے علمی اور ذہنی ترقیون کے غیر معمولی فوائد حاصل ہو سکتے ہین

مریخ و زحل کی تسخیر انسان مردانگی مین حیرت انگیز جذبہ پیدا کر سکتی ہے۔

پرانے زمانہ کے انسان

ہماری طرح ستارون کے تاثیرات سے واقف تھے بڑی بڑی قومون کی یادگارون سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہان سیارہ پرستی رائج تھی اور یہ صرف اسلیئے تھی کہ وہ ستارون کی قوت سے واقف تھے۔ لیکن چونکہ عقل و ہدایت کی کمی تھی اسلیئے طریق حصول مین غلطی کی۔ اور بجائے اسکے کہ ان کواکب کو مخلوق سمجھ کر کام نکالنیکی کوشش کرتے انہون نے خدا کی ذات و صفات مین ان کو بھی شامل کر لیا اور عبادت کرنے لگے چنانچہ ابتک ہندو سورج وغیرہ کی پوجا کرتے ہین۔

مریخ کا برزخ ہندو منجمون نے خونخوار بندر کی صورت مین قایم کیا تھا جس کو وہ ہنومان کہتے ہین اور منگل کے دن جو یوم المریخ ہے ہنومان کی پوجا ہوتی ہے۔

راجہ رامچندر جی جن کو ہندو بہت بڑا برگزیدہ مانتے ہین مریخ کے عامل تھے اور مریخ اپنی تمام طاقتون سمیت ان کا مسخر تھا۔ راون سے جنگ کا موقعہ آیا تو مریخی برزخ نے بشکل ہنومان اپنی دیگر طاقتون کے ساتھ راون پر حملہ کیا اور راون اس ہولناک حملے کی تاب نہ لا کر مارا گیا۔

تقدس مآب حضرت مولائی و مرشدی سیدی خواجہ حسن نظامی مدظلہ اپنے روزنامہ سفر مین مصر کے عجائب خانہ اور اُس کی موجودہ لاشون کا حال لکھتے ہوئے فرماتے ہین۔

گو ساری دنیا مان رہی ہے کہ یہ لاشین کسی مسالہ کے سبب آجتک محفوظ ہین لیکن میری رائے اسکے خلاف ہے اور مین ایک دوسرے زبردست علمی پہلو سے دعوی کرتا ہون

کہ یہ لاشین ایک طلسمی عمل کے سبب محفوظ ہین میرا یہ دعوے بلا دلیل نہین ہی۔ چونکہ یہ بات تمام دنیا کے مسلمہ مسئلہ کے خلاف ہو اسلئے مین اس پر وضاحت سے بحث کرنی چاہتا ہون اول یہ غور کرنا چاہیے کہ اہل یوروپ کو مسالہ کا خیال کیون پیدا ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لاشون پر کوئی چیز ملی ہوتی معلوم ہوتی ہی مگر مصری عجائب خانہ مین متعدد لاشین ایسی دیکھی گئین جو بالکل صاف ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ ابھی موم سے بنائی ہین۔ ان مین ایک ساحرہ کی لاش ہے جس کا حال آگے آئے گا۔ اس کا جسم بالکل ڈھلا ہوا معلوم ہوتا ہے ایک بادشاہ سیتی دوم کی لاش ہی جس پر مسالہ کا مطلق اثر نہین پایا جاتا۔

دوم اگر مسالہ ہوتا تو اہل یوروپ صدہا لاشون کو اپنے ممالک مین لیگئے ہین اور مردے دیکھے کپڑے اور جسم کے اوتار کر کیمیائی طریق سے امتحان کیا ہی۔ ناممکن تھا کہ کیمیائی تحلیل کے بعد مسالہ کے اجزا معلوم نہوتے اور وہ بھی آج اپنے مردے محفوظ کرنے شروع نہ کردیتے۔ اور اگر مردے محفوظ نہ کرتے تو اُن کی تجارتی اشیا ایسی ہزارون ہین جنکی مدت تک سلامت رکھنے سے اُن کو فائدہ کی امید تھی۔ لیکن برف اور اسپرٹ کے سوا کوئی چیز اُن کو ایسی معلوم نہوئی جو مدت مدید تک کسی شئی کو اصلی حالت پر باقی رکھ سکے۔

لھذا ثابت ہوتا ہے کہ مصری لاشین کسی مسالہ کے سبب سالم نہین ہین انکی بقا کا راز خود انکے چوبی صندوقون پر کندہ ہی۔ مصری باشندے تسخیر کواکب کے عامل تھے اور تاثیرات کواکب پر اُن کو پوری دسترس حاصل تھی جسکا ذکر تاریخون مین بھی پایا جاتا ہے اور خود چوبی صندوق پر بھی کندہ ہے۔

مجکو اس خط سے واقفیت نہین ہی لیکن ان نقوش مین اکثر نقش ہمارے مروجہ تعویذات طلسمی کو بھی سے مشابہ ہین اسلئے مجکو یقین ہوتا ہی کہ یہ لاشین عمل کواکب کے دائرہ مین محفوظ کی گئی ہین اس امر کی گواہی قرآن شریف سے بھی ملتی ہے کہ فرعون کے زمانہ مین اہل مصر سحر مین کمال رکھتے تھے اسی واسطے حضرت موسی علیہ السلام کو جو معجزے دیئے گئے تھے

وہ ساحرانہ قسم کے تھے جنسے جادوگر عاجز آ گئے۔

ان لاشون مین بکثرت ساحرون کی لاشین ہین جنپر کتبے لگے ہوئے ہین یہ بھی دلیل ہے اس امر کی کہ

اعمال سحر

کو اس معاملہ مین بڑا دخل ہے مین چاہتا ہون کہ ہندوستان کے وہ حضرات جن کو فن اعمال سے دلچسپی ہے مصر آئین تو اس ضروری معاملہ پر ضرور غور کرین ولعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امرا ۔ (رسالہ نظام المشائخ ستمبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۳۴)

اسی ضمن مین یہ بھی بتانے کی ضرورت ہے کہ نقش و نقوش کے متعلق جو آجکل خیالات لغویت اور بے بنیادی کے اشاعت پا گئے ہین وہ صرف عدم واقفیت کا سبب ہے ورنہ اس معاملہ مین جہان تک غور کیا جائے صحیح ثابت ہوتا جائیگا۔

نقش شطرنجی چالون اور اعداد سے پر کرنیکا نام نہین ہے یہ آیات مقدسہ کلام پاک کے مختلف مقامات کے عدد ہوتے ہین جنکو اوستادون کے بتائے ہوئے طریقون پر بھرا جاتا ہے۔

آپ نے قرآن پاک مین پڑھا ہوگا حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کوڑھی اور دیگر خراب سے خراب مریضون کو تندرست کر دیتے تھے۔ مٹی کے پرند بناتے تھے اور پھونک مار کر اوڑا دیتے تھے۔ مُردون کو جلا دیتے تھے آخر یہ کوئی دوا نہ تھی۔ جو کچھ تھا جھاڑ پھونک کا اثر تھا۔ بزرگان دین نے انھین نقوش سے ہزارون کو فیضیاب کیا اصل یہ ہے کہ قرآن پاک اُس قادر مطلق کا کلام ہے جسکے قبضہ مین عالم کی باگ ہے۔ اسکا ہر لفظ ہر حرف خاص اثر رکھتا ہے کسی آیت سے حبیب کا کام لیا جاتا ہے کسی سے بغض کا کسی سے جن اوتارا جاتا ہے کسی سے دست غیب کا کام لیا جاتا ہے الغرض ہر بہ راہبر کارے ساختند۔ انھین کے اعداد سے نقش بنائے گئے ہین سیکڑون واقعات ہمارے مشاہدہ مین قول مذکور کی تصدیق کر چکے ہین پھر انکار کیوجہ

کیا ہے خدائے کریم کا ارشاد ہے

وَابْتَغُوا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ

اور اسکی صورت یہی ہی کہ کلام یا اعداد کلام سے فائدہ اٹھانا سیکھو اور فائدہ اٹھاؤ۔

امریکہ کے بعض محققون نے معلوم کیا ہی کہ بعض آدمیون کے ہاتھ مین مقناطیسی طاقت ہوتی ہی جس چیز کو وہ ہاتھ لگاتے ہین اسمین برقی اور مقناطیسی تاثیر منتقل ہو جاتی ہی بعض آدمی محنت و ریاضت سے اس طاقت کو بڑہاتے ہین اور اُن کو یہ ملکہ ہو جاتا ہی کہ اگر کسی بیمار کو اس ارادہ سے ہاتھ لگاتین کہ وہ اچھا ہو جائے تو بیمار اُن کے ہاتھ کی بجلی سے فوراً اچھا ہو جاتا ہے امریکہ کے فلاسفرون نے جو کچھ معلوم کیا ہی وہ آجکل کے نیو فیشن لوگونکے ایمان لے آنے کے لئے غالباً کافی ہوگا اور اُنکے لئے شاید اس توضیح کی اب حاجت ہوگی کہ اسی دست برقی کو ہم اپنی اصطلاح مین تاثیر کہتے ہین حضرت محبوب الٰہیؒ فرماتے ہین کہ بابا صاحب کے یہان خدمت تعویذ نویسی مولانا بدرالدین اسحاقؒ کے سپرد تھی ایکدن وہ موجود نہ تھے مجکو حکم ہوا کہ تعویذ لکھ دے ہمنے اجازت دی فرمایا بزرگونکے ہاتھ کا لکھنا بھی تعویذ کی اثر کے لئے ضروری چیز ہے۔

تسخیر کواکب

تسخیر شمس۔ یہ ستارہ سعد اکبر ہے اور اپنا پورا دور سال تمام پر ختم کر دیتا ہی۔ یکشنبہ (اتوار) کا دن اسکے تصرف مین ہی رنگ اس کا زرد اور بخورات مین عود و دار چینی کا استعمال ہونا چاہیے جس اسم سے اسکی دعوت دیجاتی ہی اُسکی نسبت پیغمبر سام علیہ السلام سے ہے اُنھون نے جب اس اسم کی دعوت دیکر پڑہا تو مؤکل حاضر ہو کر تسخیر ہو گئے اور اُنکے لئے باعث امداد و اظہار معجزات ہوئے۔

یا ناً کی الطاہر مِنْ کُلِّ آفۃٍ بقد سہ - یہ اسم جمالی ہی اتوار کے روز شروع کرے۔
۲۵۶۰۰۰ ۱۲۹۰۰۰
تعداد نصاب دو لاکھ چھپن ہزار زکوۃ ایک لاکھ انٹھائیس ہزار عشر چونسٹھ ہزار قفل
تین سو ساٹھ دور مدور برابر نصاب تسخیر شمس کا قصد ہو تو اول اپنے دل کو تفکرات و نیاوی اور
حرص مال و منال سے پاک کرے اور ایک سو پچاس روز برابر بے تعداد پڑھنا ہے - زیادہ
وقت آفتاب کے روبرو تنہائی مین پڑھے اگر کوئی بات ظاہر ہو تو زبان پر نہ لائے - اول
آخر شروع اسم یا شمسُ اجِب داعیَ اللہ بہ آواز بلند پڑھے اسم آہستہ پڑھے مدت
معینہ گذرنے کے بعد آفتاب نیچے اوتر آئیگا اُسکی صورت نہایت خوبصورت ہوگی
ذرا خوفناک بھی ہوگی وہ عامل سے نہایت خوشخوئی کیساتھ مقصد دریافت کریگا عامل کو مقصد
بیان کرنے پر نہایت نرمی اور خندہ روئی سے قبول کریگا - عامل کو چاہیے کہ اسم پڑھتا ہو تیرگاہ
سے دیکھے آفتاب بغلگیر ہوگا - اور کہے گا کہ جب تو بلائیگا آؤنگا اور تیری خواہش کی تکمیل
ہوگی - جب اس لطف و عنایت کو دیکھے تو خود بھی سینہ پر ہاتھ باندہ کر کھڑا ہو جائے اور
خلق و تواضع کا برتاؤ کرے اور نہایت عاجزی سے رخصت کرے آفتاب اپنی جگہہ جائے
اور عامل مراقبہ مین مشغول ہو اُسی وقت سے آثار ظاہر ہونگے خلقت کی رجوعات ہوگی عام
و خاص اجتماع کر کے تخت پر بٹھانا چاہینگے - اگر سلطنت کی ہوس ہی تو ایک چلے کیلئے
کسی دوسرے شخص کو بٹھلادے اگر اس چلے کے بعد بھی رجوعات ہو تو تخت پر بیٹھ جائے
اور بادشاہی کا لطف حاصل کرے - واضح رہے کہ عامل تسخیر شمس گنج طلائی کا متصرف ہوگا
لیکن خیال نہ کرے اُس کو خود یہ مرتبہ حاصل ہوگا کہ جو خواہش کریگا پوری ہوگی -

تسخیر قمر

یہ ستارہ چودہ روز تک سعادت کا اثر رکھتا ہی اور بعدہ نحس اسکا دور ستائیس دن
مین پورا ہوجاتا ہی اور چونکہ رنگ سبز ہے اسلئے بخورات مین عود وکافور کا استعمال ہونا چاہئے
جس اسم سے اسکی تسخیر کا کام لیا جاتا ہی اسکی دعوت شیث علیہ السلام سے منسوب ہی اثناء دعوت
مین آپکے پاس تین موکل حاضر ہوئے اور مسخر ہوکر معجزات کی تکمیل کی۔

یَا عَزِیْزُ الْمَنِیْعُ الْغَالِبُ عَلٰی اَمْرِہٖ فَلَا شَیْئٌ یُعَادِلُہٗ یہ اسم جمالی ہی یکشنبہ کے دن شروع کرے
نصاب دو لاکھ چھپن ہزار (۲۵۶۰۰۰) زکوۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار (۱۲۸۰۰۰) عشر چونسٹھ ہزار (۶۴) قفل تین سو
ساٹھ مرتبہ (۳۶۰) دور مدور برابر نصاب طریق دعوت یہ ہی کہ چودہ روز تک ہر روز دس ہزار بار
اس اسم کی تلاوت کرے اور منہ طرف قمر کی رکھے ہر بار کہے یا قمر اَجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ دعوت
کے تمام ہوتے ہی قمر آسمان سے بصورت امرد یعنی طفل نوخاستہ سامنے آئیگا اور ہم آغوش
ہوکر مطلب دریافت کریگا۔ اور عہد کریگا کہ جب تو طلب کریگا حاضر ہوگا۔

یاد رکھنے کی قابل بات یہ ہی کہ تسخیر قمر سے خزانہ ہائے نقرہ پر تصرف ہوجاتا ہی
لیکن خیال نہ کرے۔ کیونکہ عامل کو خود بخود وہ طاقت ہوجاتی ہی کہ جس شئے کا خیال کرتا ہی
موجود ہوجاتی ہے۔

تسخیر عطارد

یہ ستارہ بعض کے نزدیک سعد اصغر اور بعض کے نزدیک بین بین ہی اسکے دور مین
بھی عالمون کا اختلاف ہی بعض کے خیال مین سال بھر مین اپنا چکر پورا کرلیتا ہی اور بعض کے
نزدیک چھ ماہ چار روز مین۔ چہارشنبہ کا دن اسکے تصرف مین ہی بخور اسکے لئے عود اور صندل
سرخ کا ہونا چاہئے۔ رنگ فیروزی ہی جس اسم سے اس کو مسخر کیا جاتا ہی اسکی دعوت حضرت

یوسف علیہ السلام سے منسوب ہے۔ آپکی دعوت سے تین سو فرشتے اور ساٹھ ہزار موکلون نے جمال مبارک دیکھکر بندگی اختیار کی اسم کی دعوت دیتے وقت یہ دو نام بھی شامل کرے کیونکہ یہ منجملہ دیگر موکلون کے عظیم القدر موکل ہین انکی تسخیر سے انکے متعلق جو لشکر ہے وہ بھی تصرف مین آجائیگا۔ سَاتِیْنَ سَخْفِیُوْنَ

یَامُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِہٖ

یہ اسم جمالی ہے یکشنبہ کے دن شروع کرنا چاہیے۔ نصاب دو لاکھ اسی ہزار ۲۸۰۰۰۰ زکوٰۃ ایک لاکھ ۱۴۰۵۰۰ چالیس ہزار پانسو عشر بانوے ہزار دو سو پچاس ۹۲۲۵۰ قفل تین سو ساٹھ ۳۶۰ دور مدور برابر نصاب۔

عطارد کو مسخر کرنے کے لئے ساٹھ روز تک اسکی دعوت دیجاتی ہے۔ چھ لاکھ مرتبہ ساٹھ روز مین پڑھنا پڑتا ہے۔ اثنائے دعوت عطارد مین دوسری دعوت کا قصد نہ کرے نہ اپنے حجرہ مین کسی کو آنے دے۔ چارپایہ حجرہ کا چوب انار یا انجیر سے ہونا چاہیے۔ اور یہ اسم تینون پایون پر آویزان کرے۔ بلا ضرورت حجرہ سے باہر نہ نکلے آخر خلوت مین ایک پیر مرد بزرگ خوبصورت وجیہ الشان کتاب ہاتھ مین لئے ظاہر ہوگا اور دائرے کے قریب آکر کتاب پڑھنے مین مشغول ہو جائیگا۔ اُس سے بات نہ کرے وہ خود مقصد دریافت کریگا۔ جواب دے کہ میرا مقصود آپکی تسخیر سے ہے اور یہ اسلیئے کہ آپ مجھے بھلے وقت مین کام آئین۔ سلاطین عالم میرے مسخر ہون کسی کو میرے خلاف کام کرنیکی ہمت نہ پڑے۔ ہر اقلیم کی کیفیت سے آگاہی ہو پیر مرد جواب لکھیگا مین وعدہ کرتا ہون کہ ہمیشہ تیری کاربرآری ہوگی اور مین اپنے خدام کو بھی تیرا غلام بنا دونگا۔ جب تو بلائیگا۔ حاضر ہونگے یہ کہکر ایک بیضہ یا کوئی شئے بشکل بیضہ جس پر سبز خطوط ہونگے دیگا۔ اُس نشانی کو حفاظت سے رکھے جب اُسکو سامنے رکھکر اسم کا ورد کریگا عطارد حاضر ہوکر جس کام کا ارادہ رکھتا ہوگا اُسکو انجام تک پہونچائیگا۔

تسخیر زہرہ

یہ ستارہ سعد اصغر ہے اور دو سال دو ماہ دو روز مین اپنا دور ختم کر لیتا ہے رنگ اسکا سفید ہے اس لئے دہونی عود اور صندل کی ہونی چاہیئے تینیس ۳۳ دن ہر برج مین قیام رکھتا ہے دعوت اسکی حضرت شمعیا پیغمبر علیہ السلام سے منسوب ہے جب آپنے اس اسم کو پڑہا تین موکلون نے حاضر ہوکر آپکے مسخر ہونیکا عہد کیا اور معجزات نبوت مین امداد دینے لگے۔

صاحب جامع سعیدی فرماتے ہین اسکی دعوت مین طہارت صدق مقال تزکیہ قلب اور دیگر احتیاطون کا لحاظ بمنزلہ شرائط کے رکھے۔

یَا نُوْرَ کُلِّ شَیْءٍ وَهُدَاهُ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقْتَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِهٖ

یہ اسم جمالی ہے اتوار کے دن شروع کرے۔ طریقہ یہ ہے کہ اول روز ماہ شعبان یا رمضان سے ابتدا کرے اور آخر ماہ تک ہر روز پانچہزار مرتبہ پڑہے آخر دن ایک خوبصورت آدمی ساز چنگ لیے عامل کے سامنے آئیگا اور آکر اُس کو بجانا شروع کریگا۔ اُس ساز کے اثر سے عامل پر کیفیت طاری ہوگی لیکن اسوقت ہوشیار رہنا چاہیے بیخودی اپنے پر غالب نہو نے دیوے برابر اسم پڑہتا رہے آخر وہ شخص مطلب دریافت کریگا۔ عامل جواب دے کہ مین آپکی امداد چاہتا ہون جب کسی قسم کی مجھے حاجت ہو آپکا کام آئین جواباً کہے گا مین نے منظور کیا اور ایک شے بشکل بیضہ جس پر سبز رنگ کے نقش و نگار ہونگے حوالہ کریگا۔ اور کہے گا کہ جب تو اس مہرہ کو سامنے رکھکر اسم پڑہیگا مین حاضر ہونگا مہرہ کو احتیاط سے رکھے اور کسیکو نہ دکھائے۔

تسخیر مشتری

اس ستارہ کا رنگ صندلی ہے اور روز پنجشنبہ اسکے تصرف مین ہے دور تمام تیرہ سال اور ہر برج مین ایک سال اور ایک ماہ قیام رہتا ہے اور چونکہ اپنی تاثیر مین سعادت اعلیٰ درجہ کی

رکھتا ہی اسلیئے اسکی ساعت مین جسقدر ترقیات یا تسخیر کے عمل کیے جائینگے کامیابی ہوگی دھونی
اس کیلئے عود اور شکر کی ہونی چاہیئے اور مصلے کا رنگ مناسب نگ مشتری صندلی ہونا چاہیئے۔
جس اسم سے تسخیر کا کام لیا جاتا ہی اسکی دعوت کی نسبت حضرت یونس علیہ السلام سے ہے
اور بعض بزرگون کا خیال ہی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی دعوت دی ہی۔ اس
دعوت کو بوجہ اسکے علو مرتبت ہونے کے دعوت عالی کہتے ہین اور اسیوجہ سے اسکی شرائط مین بھی
زیادہ احتیاط کیجاتی ہی اثنائے دعوت مین حضرت یونس علیہ السلام کیخدمت مین دو موکل حاضر
ہوئے اور مسخر ہوکر معجزات نبوت کی تکمیل کی چونکہ اسم مشترک ہی اسلیئے چہارشنبہ سے شروع کرے۔

یا عالی الشامخ فوق کل شیٔ علوہٗ ٢ رتفاعہ

نصاب ایک لاکھ چھیانوے ہزار (١٩٦٠٠٠) زکوۃ اٹھانوے ہزار (٩٨٠٠٠) عشر چالیس ہزار قفل تین سو (٣٦٠)
ساٹھ دور مذکور برابر نصاب۔

پچیس روز چھ ہزار مرتبہ روزانہ اسم مذکور پڑھے وقت کی پابندی کا زیادہ لحاظ رکھو
جب عمل قریب ختم ہوگا ایک پیر مرد ہنس مکھ مسکراتا ہوا آئیگا جسکے لباس کا رنگ سبز ہوگا
کبھی سفید غرضکہ ہر گھڑی لباس کی رنگت بدلتی جاویگی لیکن اس تبدیل ہیبت سے عامل بے اندیشناک ہو
اگر سلام علیک کرے جواب سلام کے سوا کوئی بات نہ کرے۔ ہان! تواضع تکریم انداز سے
ظاہر کرتا رہے۔

پیر مرد کہیگا مین اس عالم مین جبتک کوئی دعوت نہ دے نہین آتا اب مین موجود ہون مقصود کا
اظہار کر جوابا کہے مجھے کسی قسم کی ضرورت پیش آئے آپ امداد دین ہر دم میرے نگران حال
رہین یہی میرا مقصود ہی۔ پیر مرد کہیگا منظور لیکن ہمیشہ غذا کم کھانا احکامات شریعت کی پابندی
کرنا تمام اوقات باوضو رہنا یہ کہکر غائب ہوجائیگا۔ اسوقت سے علو شان کے اسباب عامل کو
نظر آنے لگین گے۔

تسخیر زحل

اس دعوت کو دعوت محمودی کہتے ہین۔ زحل اپنے اثر مین نحس ظالم اکبر ہو دور تمام چھ برس مین ختم کرتا ہی ہر برج مین ڈھائی برس قیام رکھتا ہی رنگ سیاہ ہی اسلئے بخورات مین عود لوبان کا استعمال ہونا چاہئے۔ شنبہ (سنیچر) کا حاکم ہے۔

جس اسم سے تسخیر زحل کا کام لیا جاتا ہی اسکی دعوت حضرت ذوالکفل علیہ السلام سے منسوب ہے۔

نصاب دو لاکھ چھپن ہزار زکوۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار عشر چار ہزار تین سو قفل تین سو ساٹھ بار دور مدور برابر نصاب۔

یا محمود فلا تبلغ الاوھام کل ثنائہ ومجدہ

یہ اسم جمالی ہی شنبہ کے دن شروع کری پچیس روز تک ہر روز بیس ہزار بار اسم کی تلاوت کری جب دعوت قریب ختم ہوگی زحل نہایت دہشتناک صورت سے آئیگا جسم پر کئی ہاتھ ہونگے جسمین مختلف چیزین لئے ہوگا۔ بات کریگا تو معلوم ہوگا کہ گویا نہایت غصہ اور سختی سے بولتا ہی لیکن عامل ذرا خوف نہ کری اور برابر اسم کے پڑھنے مین مشغول رہی البتہ زحل کی عظمت کا لحاظ رکھکر مودب بیٹھ جائے۔ آخر مطلب دریافت کریگا۔ جواب دی کہ مجھے تمہاری حضوری درکار ہی جب میرا کوئی کام ہو آپ مدد کیجئے۔ زحل وعدہ کریگا اور عہد و پیمان کرکی ایک گل نرگس بطور علامت دیگا جس کو عامل نہایت ادب و تعظیم سے لیکر سر اور آنکھوں پر رکھے زحل غائب ہو جائیگا جب بلانا ہو پھول سامنے رکھکر اسم پڑھے۔

یہ دعوت نہایت زبردست طاقت ہی جس سے تمام روئے زمین کے سلاطین مسخر ہوسکتے ہین۔ تمام روئے زمین کے خزانہ نظر آنے لگتے ہین۔ غرضکہ موجودات کے تمام اسرار آئینہ ہو جائینگے۔ یہانتک کہ بعض ایسے عجیب غریب کام اسکے ذریعہ سے ممکن ہین

جو تحریر مین بھی نہین آسکتے۔

نگل نرگس جو عطیہ زحل یا بلانے کا آلہ ہے رموز اسرار الٰہی سے ہے کسیکو نہ دکھائے ورنہ نقصان اُٹھائے گا۔

خونی ستارہ پر قبضہ

یعنی

تسخیر مریخ

یہہ وہی ستارہ ہے جسکے ذریعہ سے شاہ محمد غوث گوالیاری نے مخالف سلطان کی عظمت وجبروت خاک مین ملادی تھی اور فقط اتنے سے لفظ

"اقتلو یا مریخ"

سے ہزارون کو ایک لحظہ مین کاٹ کر رکھدیا تھا اگرچہ زحل کے اثرات بحیثیت حکومت اس سے بدرجہا بڑھے ہوئے ہین لیکن عظمت وجبروت جس قدر اس سے پیدا ہو سکتی ہو دوسرے ستارہ کی تسخیر سے نہین ہو سکتی اس کا عمل فلک پنجم پر اور اثر مین نحس اصغر ہے دور تمام ڈیڑھ سال اور ہر برج مین پینتالیس دن قیام رکھتا ہے۔

اسکے تصرف مین منگل کا دن ہے رنگ سُرخ اور دھونی عود وملاگیر کی ہونی چاہیے دعوت جس اسم سے دیجاتی ہو اُسکی نسبت پیغمبرون مین حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حکمارمین لقمان حکیم سے دی جاتی ہے۔

اسم جلالی ہو اسلئے ابتدا دوشنبہ کے دن کرو

نصاب تین لاکھ چوبیس ہزار زکوٰۃ ایک لاکھ باسٹھ ہزار عشر اکاسی ہزار قفل تین سو ساٹھ دور مدور برابر نصاب۔

یَا عَظِیْمُ ذُو الثَّنَاءِ الْفَاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْکِبْرِیَاءِ فَلَا یُذَلُّ عِزُّہٗ

چالیس روز تک ہر روز چار ہزار بار پڑہے آخر دن نہایت شور وغل برپا ہوگا
اور پانچ ساعت یہی کیفیت رہیگی اتنے مین مریخ بصورت انسان خوفناک عظیم المثال
گنبد سرخ کی طرح گرجتا ہوا ہاتون مین تلوارین داڑہی ناف تک گنجان پیدا ہوگا
آتے ہی سلام کرکے دائرہ کے قریب بیٹھ کر تلوارین زانو کے نیچے رکھ آہستہ
ہونٹون مین کچھ بات کریگا۔
جو عامل کی بھی سمجھ مین نہ آئیگی۔ ایسے وقت ذرا خوف نہ کھائے اور آواز
سے اسم پڑہنا شروع کرے اگر اُسکے سخت تیور اور ہولناک چہرہ سے خوفزدہ
ہوکر اسم کو چھوڑیگا تلوار سے قتل کیا جائیگا۔
اگر اسم ہوئے گا تب بھی قتل کا سامان ہے ایک ساعت بیٹھنے کے
بعد مطلب دریافت کریگا عامل کو جواب دینا چاہیے کہ مجھے آپکی تسخیر کے سوا اور کچھ
مطلوب نہین مریخ کہے گا مین قبول کرتا ہون تونے مجھے آسمان پنجم سے بلایا ہے
اب جو تیرا امتحان ہوگا اس تلوار سے قتل کرون گا لیکن اس راز کو کسی پر ظاہر نہ کرنا ورنہ
علویات کی نظرین تجھ سے پھر جائینگی اور تصرف جاتا رہیگا یہ وصیت کرنے کے بعد
ایک عقیق کی انگشتری بطور علامت قبولیت عطا کریگا جب انگوٹھی لیکر پاس رکھ لے
تو کہے کہ جہان اور عنایتین کی ہین وہان اتنا کرم اور کیجیے کہ اس کے نقش سے مطلع فرمائیے
وہ بتائیگا۔ تخیشا عیلثاو یاسطی وسطی
ان اسماے عبرانی کو یاد کرنیکے بعد اجازت دیکر فوراً غائب ہوجائیگا جب
بلانا منظور ہو انگشتری سامنے رکھ کر اسم پڑہے حاضر ہوگا۔

تسخیر روحانیات

اب یہ بات قابل بحث ہی کہ جبکہ ہم باوجود تمام ظاہری قوتون کے موجود ہونیکے کوئی کام خارج از امکان نہین کرسکتے تو وہ شئے جو تشخص جسمی سی آزاد ہے اور جسکی طاقتین ایک ذی جسم کے مقابلہ مین بظاہر کارآمد نہین ہوسکتین کس طور پر کام کر لیتی ہی جو احاطۂ امکان سی خارج ہین۔

مخالفان اسلام کا اُن ارشادات رسول اور فرمان خدائے لم یزل پر اعتراض ہی جو عالم روحانیات کی کیفیت کے بارہ مین کہین وارد ہوئے ہین مثلاً ساکنان جنت کے بارہ مین آیا ہی کہ وہ کتنے ہی ہزار برس تک جمال الٰہی سی فیضیاب ہونگے لیکن اس کیفیت سی جو وقت علیحدگی ہوگی وہ سمجھینگے کہ گویا چند منٹ تک کیفیت ہی تھی اصل یہ ہے کہ تمام قوتین جو انسان مین موجود ہین اگر اُس سی علیحدہ کیجائین تو وہ اس حالت سی بدرجہا بڑھ جاتی ہین جو عالم تشخص مین موجود ہین فرض کیجیے آنکھ کی روشنی اگر علیحدہ کام کرے اور محدود نظری جسکی دوک کیلئے موجودات کا نظارہ ہی سامنے ہو تو وہ اس حالت سی بدرجہا زیادہ کام کرنے لگیگی جو اس وقت موجود ہی کیونکہ جس طرح عالم خواب مین انسان کی قوت روحی بڑھ جاتی ہی اور وہ برسون کے واقعات کا مشاہدہ چشم زدن مین کر لیتا ہی اسی طرح ان تمام قوتون کا حال ہی۔ وہ دیکھتا ہی کہ گویا مین ایک دشمن کے قتل کیلئے کمربستہ ہون ہفتے گذر جاتے ہین کہ وہ اس فکر مین رہتا ہی اور جب تجویز قتل پختہ کر لیتا ہی تو مقام قتل کی طرف توجہ منعطف کر لیتا ہی آخرالامر وہ اپنے ارادہ مین کامیاب ہوتا ہے۔ پھر اس تعاقب سی جو صدور جرم کیوجہ سی عاملان قانون کرتے ہین جنگل جنگل پھرتا ہی اور بھاگ کر غیر ولایت مین پہونچتا ہی وہان جاکر دوسرا گھر بساتا ہی اور سلسلہ توالد و تناسل پھیلاتا ہی غرضکہ حالت خواب مین وہ برسون کے واقعات کا مجموعہ گھنٹون (اور اگر تحقیقات جدید کو سچ مانا جائے حالانکہ نہ ماننے کی کوئی وجہ نہین تو منٹون یا سکنڈون)

طے کر لیتا ہی آخر یہ کون سے شے ہے جو اُس سے اس قدر جلد تمام مراتب طے کرا دیتی ہی وہی روح کا کچھ عرصہ کیلئے عالم تشخص سے گونہ بے تعلق ہو جانا!

(یہ بات بھی ظاہر کرنی مناسب معلوم ہوتی ہی کہ یہ جدائی یا بالفاظ دیگر گونہ بے تعلقی تھوڑے ہی وقفہ کیلئے ہوتی ہی اور اسی طرح اسکی طاقت بھی روح اصلی سے نہایت کم ہی)

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے جس قدر ارشادات ہین۔ سائنس و فلسفہ کی مطابق ہین اور جتنی نیرنگیان تحقیقات جدید کی ظاہر ہوتی جاتی ہین اُسی قدر صداقت اقوال سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات روشن ہوتی جاتی ہی۔

ایک ڈاکٹر کا قول ہی کہ جب انسان گھری نیند سوتا ہی معاً خواب کا توارد ہو جاتا ہی اُس کا یہ خیال ہی کہ یہ کیفیت تو اب چند سکنڈ تک رہتی ہی جس طرح بخار کے اندازہ کے لیے تھرمامیٹر بنایا گیا ہے اسی طرح ایک آلہ نیند کی جانچ کے لئے ایجاد کیا گیا ہے جسکے لگانے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس وقت نیند کس درجہ پر ہے۔ تجربہ کے لئے جب عمل کیا گیا اور معمول کا درجہ خواب جس مین لازمی طور پر خواب نظر آنی چاہیے معلوم ہوا تو ایک سکنڈ یا اس سے کم زیادہ عرصہ مین کوئی تکلیف دہ شئے اُسکے جسم مین چبھوئی گئی جس سے وہ دفعتاً ہوشیار ہو گیا۔ جب اُس سے خواب دیکھنے نہ دیکھنے کی بابت استفسار کیا گیا تو اسنے اپنا ایک خواب جو عالم تشخص مین عملی صورت اختیار کرنے کے لئے ایک طویل مدت کی احتیاج رکھتا تھا بیان کیا۔ ڈاکٹر نے سکنہ نہایت وثوق سے وہ رائے ظاہر کی جسکو ہم پچھلی سطور مین ظاہر کر چکے ہین اب غور کرنا چاہیے کہ وہ ڈاکٹر آف اسلام جس نے تیرہ سو برس پہلے روح کی آزادی کی مثالین دیدی ہین کہان تک درجہ حکمت و سائنس مین ان ڈاکٹرون سے بڑھا ہوا تھا۔ جسکے اقوال ہر زمانہ مین سائنس فلسفہ عقل نقل کے کانٹے مین پورے اُترتے چلے آتے ہین۔

اس تمام تحریر سے ہمارا مقصود روحانیات کی طاقت کی زیادتی کا ثبوت دینا تھا جس کو بحمد للہ ہم نے سمجھا دیا۔ اب صرف یہ بات اور باقی رہ گئی کہ روحانیات کا اثر دوسرون پر

پڑسکتا ہی یا نہین اور آیا یہ بات کہ فلان روح کا فلان شخص پر تصرف ہی صحیح ہی یا نہین۔

یہ ایک اہم سوال ہی بعض لوگ روحانیات کے اثر سے قطعی انکاری ہین وہ کھتے ہین اگر ارواح طیبات ہین تو انھین عشق و عاشقی اور دوسرون کو ستانے سے کیا واسطہ

اور اگر خبیث روحین ہین تو اُن کو سزا جزا سے کب فرصت ہوگی جو دوسرون کو تکلیف پہونچا سکین علاوہ ازین خیال کرنیکی بات ہی کہ جو ہستی دوسرون کو تکلیف پہونچانے پر قادر ہوئی وہ کس طور پر عذاب عقاب کی مصدر ہو سکتی ہی اور اگر یہ بات مان لی گئی تو انصاف کرنے والے خدا کے لئے بہت سے الزام عائد ہو جائینگے جو کسی طور سے اُس منصف ذات کے شایان نہین ارواح طیبات کی طاقتین جس قدر آزاد ہین اور وہ دوسرون کو نفع نقصان پہونچانے پر قادر ہین اسکے ثبوت کی حاجت نہین اکثر واقعات اس بات کے شاہد ہین کہ ارواح شہدا نے لوگون کو نفع نقصان پہونچایا ہی اور سچ ہے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

سوال صرف یہ باقی رہ گیا کہ آیا اسی طور سے خبیث روحین اپنا عمل کر سکتی ہین۔

یہ ثابت ہی کہ بعض روحین جو خبثات سے علاقہ رکھتی ہین شیاطین کی حالت مین اُنکی کیفیت کا تبادلہ ہو جاتا ہی اور جب اس تاویل پر متذکرہ بالا سوال کو منطبق کیا جائیگا تو کچھ نہ شک باقی رہیگا کہ جس طرح انسان کے جسم مین شیطان خون بنکر دورہ کرتا ہی (بہ ثبوت حدیث) تو وہ روحین جو اُن (شیاطین) سے تبدیل ہوگئی ہین کیون نہ اُن جیسا اثر قایم رکھ سکینگی۔

اسی ضمن مین یہ سوال بھی پیدا ہوگا (یا پیدا ہو سکتا ہے) کہ آیا جس طرح حالت تشخص مین انسان درد اور تکلیف محسوس کرتا ہے کیا اسی طور سے وہ روح جو عالم تجرد مین ہے تکلیف محسوس کریگی۔

بیشک کیونکہ جس طرح خواب مین ہم تکلیف کا صدمہ بوجہ اُس کیفیت وارد کے جو پیدا ہوتی ہی محسوس کرتے ہین حالانکہ ہمارے جسم پر اثر نہین پڑتا تو کیون روح کو عقاب

وعذاب محسوس ہوگا۔ اس سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ عامل جب کبھی کسی اسم کے اثر سے اُس خبیث روح یا شیطان کو تکلیف پہونچاتا ہے تو ہکارونا چیخنا معمول کی بناوٹ نہیں ہوتی۔

انتقال جسمی پر ارواح کا تعلق اپنی قبر یا جسم سے ضرور رہتا ہے اور اپنے متعلقین سے بھی ایک گونہ واسطہ رہنا یقینی ہے تو یہ بھی مان لینا چاہیے کہ وہ اثر بھی ڈال سکتی ہیں۔

جس طرح مجرم کے لئے یہاں قواعد ہیں۔ اگرچہ اس پر وہاں کے معاملات کو تطبیق کرنا ٹھیک نہیں لیکن مثالاً ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح خونی مجرم کو یہاں تا فیصلہ حاکم حوالات شدید رہتی ہے اور کم درجہ کے مجرم تا صدور حکم رہا پھرتے ہیں عجب نہیں کہ اسی طرح وہاں ارواح کیساتھ برتاؤ کیا جاتا ہو کیونکہ وہ دن جس کو حشر یا قیامت کے نام سے پکارا جاتا ہے اصل میں حاکم حقیقی کے فیصلہ کا دن ہے۔

بہرکیف ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ روحانیات کا اثر اور اُن کی طاقت ہماری طاقت سے بدرجہا بڑی ہوتی ہے۔

اور جب یہ ثابت ہوگیا تو ہمارا مقصود جو تسخیر روحانیات سے انتہائے عروج یا انتہائے طاقت کا حاصل ہوجاتا ہے بعید الفہم نہ رہیگا۔

یہ واضح رہنا چاہیے کہ جو طریقے ہم شرائط کے ضمن میں بیان کر چکے ہیں ہر اسم کیلئے ہیں اسکے بعد اُس عمل تسخیر کو سننا چاہیے جس کیلئے ہمنے ناظرین کتاب کی اسقدر سمع خراشی کی۔

یَا ذَاتِیَ الظَّاھِرُ مِنْ کُلِّ اَفْتَدِیَقْتُ سِیْہِ یَاذَاتِیْ۔

یہ اسم جمالی ہے یکشنبہ کے دن شروع کرے۔ طریق دعوت یہ ہے کہ اول اس کا نصاب مجموعی مقدار سے ادا کرے جسکی تفصیل یہ ہے۔

نصاب دو لاکھ چھپن ہزار (۲۵۶۰۰۰) زکوۃ ایک لاکھ اٹھائیس ہزار (۱۲۸۰۰۰) عشر چونسٹھ ہزار (۶۴۰۰۰) قفل تین سو ساٹھ (۳۶۰) دور دور برابر نصاب

اسکے ادا کرنے کے بعد بروز چہار شنبہ غسل پاک کرنے اور خالی مقام میں بیٹھکر

اسم کو ایک ہزار ایکیاون بار پڑھے ترک حیوانات جلالی وجمالی لازمی ہی جب اسم ختم ہوگا سات شخص نہایت خوبصورت جنکا نور حسن درودیوار پر بھی پڑتا ہوگا سبز لباس پہنے حاضر ہونگے اور عامل سے بات کرنا چاہینگے۔ تاوقتیکہ تعداد اسم ختم نہوجائے کلام نہ کرے جب اسم کو ختم کردے اور وہ مقصود دریافت کرین تو بزرگانہ مخاطبت کا خیال کرکے کہے کہ میرا مقصود جناب سے امداد کا حاصل کرنا ہے جب مجھے کسی قسم کی ضرورت پیش آئے آپ میری مدد کرین۔ آخر وہ قبول کرینگے۔ عامل سینہ پر ہاتھ باندہ کر کہے کہ کوئی علامت اس عہدوپیمان کی مرحمت فرمائے تاکہ مجھے دوبارہ دعوت دینے کی ضرورت نہ پڑے وہ ایک گول شے مثل بیضہ جس پر سبز رنگ سے حروف منقوش ہونگے حوالے کرینگے اُس کو تعظیم سے لیکر اسکے نقش کے اسرار کی واقفیت چاہے وہ تعلیم کرینگے۔

اُس بیضہ ترکیبی کو کبھی ناپاک ہاتھ نہ لگائے۔ ناپاک جگہہ زن حائضہ سے بچائے اور ہر فاسق وفاجر کی نظر سے مخفی رکھے جب بلانا منظور ہو سات مرتبہ اسم پڑھکر بیضہ پر دم کرے حاضر ہوکر مقصود پورا کرینگے۔

غیبی ہستیان

(یعنی جنات اور اُنکی تسخیر)

غیب پر ایمان لانا دین اسلام کا ضروری حکم ہی مگر یہ بھی معلوم ہی کہ غیب کسکو کہتے ہین آپ کہینگے کہ وجود باری تعالیٰ غیب مین شامل ہی۔ ہم اس پر ایمان لائے گویا غیب پر ایمان لائے۔ لیکن کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ خدا تو ہر جگہہ حاضر ناظر ہے اس کا یقین غیب کا یقین نہین ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ ذات پروردگار ہر ذرہ مین جلوہ افروز ہے مگر اسکے موجود ہونے کا یقین بغیر غیبی ایمان لانے کے ناممکن ہی۔ اول تو یون ہی بلا ادراک حضوری

اُسکے موجود ہونے کا اقرار کرنا لازم آتا ہے اسکے بعد آہستہ آہستہ غور کرنے سے معرفت الٰہی تک رسائی نصیب ہوتی ہی۔

یہی حال اُن سب ہستیون کا ہی جو انسان کی نظر اور حواس ظاہری سے غائب ہین مگر ان پر ایمان لانا یعنی انکے موجود ہونے کا یقین رکھنا شعائر اسلام سے ہے۔ مثلاً فرشتے اور جن ایسی مخلوقات ہی جن کو ہم دیکھہ نہین سکتے تاہم اسلام انکے موجود ہونے کا یقین دلاتا ہی اور مسلمان (بشرطیکہ وہ تاویل کرنیوالے مسلمان نہون) انکے وجود پر یقین رکھتے ہین۔

اگلے زمانہ مین ہر شخص جنات اور ارواح کا کوئی نہ کوئی کرشمہ دیکھتا تھا جسکی آج تک صدہا حکایتین بیان کی جاتی ہین مگر آجکل سائنس کے عجیب و غریب مشاہدات کی سبب بہت کم لوگ ان غیبی ہستیون کو مانتے ہین اور نہ اس زمانہ مین پہلی سی باتین مشہور ہین یعنی اب جنات وغیرہ لوگون کو بہت کم نظر آتے ہین۔

عام طور پر تو اسکی وجہ یہ بیان کیجاتی ہی کہ لامذہب حکومت کے اثر سے یہ مکاشفات بند ہوگئے اور منکرین کہتے ہین کہ غیبی ہستیون پر یقین کرنا جہالت کے توہمات پر مبنی تھا علم کی روشنی نے وہم کی تاریکی کو دور کردیا تو اسکی موہوم مگر نظر آنے والی شکلین بھی مٹ گئین اور جو تھوڑے بہت توہمات باقی ہین وہ رفتہ رفتہ جاتے رہینگے۔

مین بحیثیت ایک مسلمان کے آخر الذکر استدلال کو تسلیم نہین کرتا۔ میرے عقیدہ مین جنات اور فرشتے ان تمام تاویلون سے پاک ہین جو نئی روشنی والے جنات و ملائکہ کی نسبت پیش کیا کرتے ہین اور کہتا ہون کہ خدا تعالےٰ نے سیکڑون مخلوقات ایسی پیدا کی ہی جنکو ہم نہ دیکھہ سکتے ہین اور نہ سمجھہ سکتے ہین اسواسطے مسلمانون کو اسرار غیب مین عقل لڑانا اور بے سمجھے بوجھے اسکی قدرت کے رموز سے منکر ہونا بہت نازیبا اور گناہ کی بات ہی۔

اگرچہ مین مانتا ہون کہ جہالت توہمات پیدا کرتی ہی۔ اور خلقت مین بے شمار آدمی ان توہمات کے سبب جان و مال کا نقصان اُٹھاتے ہین۔ لیکن یہ ضروری نہین کہ توہمات کی

ذیل مین ہم اپنے دین کے ان مسلمات کو بھی رد کرین جن کا موجودہ سائنس نے اب تک کوئی تشفی بخش جواب نہین دیا۔

صوفیہ کرام پر آجکل ایک یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہو کہ تعویذ گنڈے کی گرم بازاری کی خیال ہو مخلوق کو جن و پری کے توہمات مین پھنسائے رکھتے ہین ممکن ہو کہ اعتراض کسی قدر صحیح ہو مگر اس سے یہ نتیجہ کیونکر اخذ ہو سکتا ہو کہ جن و پری کوئی چیز نہین۔ حالانکہ قرآن شریف صاف صاف وجود جن کا اقرار کرتا ہے۔

اس زمانہ مین غیبی مخلوق کا انسانون پر ظاہر ہونا دو وجہون پر مبنی ہو۔ اول تو وہی علوم کا خیال کہ حقیقت کی لاانتہی کو بھی ہمین ٹٹولنا ہو دوسرے یہ بھی قرین قیاس ہو کہ غیبی کائنات ارشاد ایزدی ہو مخفی کردیگئی ہو۔ کیونکہ آجکل مادہ پرستی اور ظاہر بینی کا بڑا زور ہو۔ اسلئے قدرت اپنے تمام باطنی کاروبار کو حجاب مین رکھکر ایمان والون کا امتحان لینا چاہتی ہو تاکہ معلوم ہو کہ کتنے لوگ باوجود عالمگیر بدعقیدگی کے راہ راست پر رہتے ہین۔

کہا جائیگا کہ آجکل بھی غیبی ہستیون کا ظہور مفقود نہین ہوا ہو جو لوگ ان ہستیون پر عقیدہ رکھتے ہین ان کو اب بھی جن و پری و ارواح نظر آتے ہین لیکن جو لوگ ان کو نہین مانتے وہ کیون انکی زیارت سے محروم ہین۔ لہذا سمجھنا چاہئیے کہ مخلوقات غیب کا وجود وہم و خیال ہو اور کچھ بھی نہین۔ جنکے وہم پختہ ہین ان کو اشکال وہمی نظر آتی ہین۔ جو ان لغویات مین خیال نہین دوڑاتے انھین کچھ معلوم نہین ہوتا۔

میرے نزدیک یہ سوال ایسا دشوار نہین ہو جیسا کہ سمجھا جاتا ہو۔ حالانکہ یوروپ و امریکہ مین جہان منکرین کے سوا اور کوئی آباد نہین آجکل غیبی مخلوقات کے یقین کا ایک عام میلان پیدا ہورہا ہو۔ متعدد اخبار اور رسالے اس مضمون کے نکلنے لگے ہین جن مین غیبی ہستیون کے وجود کو واقعات سے ثابت کیا جاتا ہو پس ہندوستان کے منکر بھی (جو یوروپ کے اندھے مقلد ہین) عنقریب توہمات پر ایمان لے آئینگے۔

غدر سے پہلے میرے نانا حضرت شاہ غلام حسن صاحب چشتی نظامی الہ آباد تشریف
لیگئے وہان بہادر شاہ بادشاہ دہلی کے بھائی مرزا سلیم جہانگیر انگریزون کی قید مین نظر بند تھے
نانا صاحب اور مرزا صاحب مین مدت سے ربط ضبط تھا۔ الہ آباد پہونچے تو مرزا صاحب نے
اپنے مکان کے قریب ایک عالیشان مکان مین ٹھہرایا جس مین ضرورت کی سب چیزین
مہیا تھیں مگر رات کو کوئی آدمی نانا صاحب کے پاس نرہا سب چلے گئے شمع روشن تھی۔ اور گندک
کی دیا سلائیان پاس رکھی تھیں اور قریب ہی آگ دبی ہوئی تھی تاکہ ضرورت ہو تو آگ سے دیا سلائی
روشن کرلین کیونکہ اس زمانہ مین دیا سلائی بغیر آگ کے روشن نہوتی تھی۔ نانا صاحب فرماتے ہین
کہ جب مین پلنگ پر لیٹ رہا تو مین نے ایک متحرک سایہ سا دیکھا جو شمع کے قریب گیا
سایہ کا قریب جانا تھا کہ شمع گل ہوگئی۔ نانا صاحب نے خیال کیا کہ ہوا کے جھونکے سے شمع
خاموش ہوگئی ہے اسلئے اُٹھکر دیا سلائی جلائی اور شمع روشن کردی۔ اسکے بعد آکر پلنگ پر
لیٹ رہے۔ پلنگ پر لیٹتے ہی وہ سایہ پھر نمودار ہوا اور شمع گل کردی۔ نانا صاحب قدرتی
طور پر ضدی اور دلیر واقع ہوئے تھے انھونے پھر اُٹھکر شمع روشن کردی تیسری بار سایہ نے
شمع کو پھر خاموش کردیا مگر نانا صاحب کی جرائت باز نہ آئی اور شمع سہ بارہ روشن کردی گئی
اب شمع تو باقی رہی اور نانا صاحب کے پلنگ کو حرکت ہوئی۔ انھون نے نیچے جھانک کر
دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا اتنے مین پلنگ زمین سے ادھر ہوکر دوسرے مقام پر جا کر بچھ گیا۔ نانا صاحب
ہی کی ہمت تھی ورنہ اور کوئی آدمی تنہائی مین ہوتا تو خبر نہین اسکی کیا کیفیت ہوجاتی فرماتے
ہین مین پلنگ سے نیچے اُترا اور اسکو گھسیٹ کر پھر اصلی مقام پر لے آیا۔ دوبارہ پھر یہی صورت
پیش آئی اور نانا صاحب نے یہی جواب دیا۔ تین دفعہ کی کشمکش کے بعد پلنگ اپنی جگہ
سے نہ ہلا اور چھت کے اوپر کسیکے چلنے کی آواز آئی یکایک کیا دیکھتے ہین کہ ایک شخص انسان
معقول شکل مین زینہ سے اُترا چلا آتا ہے۔ اسنے آتے ہی سلام کیا اور پلنگ پر بیٹھ گیا اسکے بعد
بولا آپ مجکو جانتے ہین مین کون ہون۔ نانا نے جواب دیا تم بھی مجکو جانتے ہو مین کون ہون

نوارد نے کہا ہان مین آپسے خوب واقف ہون آپ حضرت محبوب الٰہی کے خواہرزادی ہین۔ مین ہر چہارشنبہ کو آپکے یان درگاہ شریف مین حاضر ہوا کرتا ہون اور بارہا آپکو وہان دیکھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مین نے آپکے ساتھ کوئی بُرا سلوک نہین کیا ورنہ دیکھئے یہ جو چھت مین کڑا ہی اسمین آدمی کی گردن اُڑاکر دبا کرتا ہون۔ یہ فقط آپکی خاطر تھی جو خاموش رہا۔ شمع سے مجھے تکلیف ہوتی ہی۔ اسکو خاموش کر دیجئے اور پلنگ یہان سے ہٹا لیجئے یہ میری نماز پڑھنے کی جگہہ ہے مین جن ہون اور مدت سے یہان رہتا ہون۔ نانا صاحب نے فرمایا آجکی رات تو شمع بھی روشن رہیگی اور پلنگ بھی یہین رہیگا تم اور کہین چلے جاؤ۔ کل مین اس مکان مین نہین رہونگا جن یہ سنکر ہنسا اور کہا کہ مین آپکی ضد سے واقف ہون اور جانتا ہون کہ آپ یہانسے ہٹنے والے نہین اس لئے محض بپاس ادب آجکی رات اپنی جگہہ آپکی نذر کرتا ہون مگر یاد رہے کہ کل یہان نہ رہئے گا۔ یہ کہا اور چھت پر چڑھ کر چلدیا۔

صبح کو میرزا جہانگیر نے سارا واقعہ سنا تو نانا سے معافی مانگی اور کہا کہ مین نے محض امتحانا یہ حرکت کی تھی کیونکہ اس مکان کی نسبت لوگ طرح طرح کی باتین کہتے تھے۔ (گزیری جواہر قلم حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی مدظلہ)

عمل تسخیر جنات

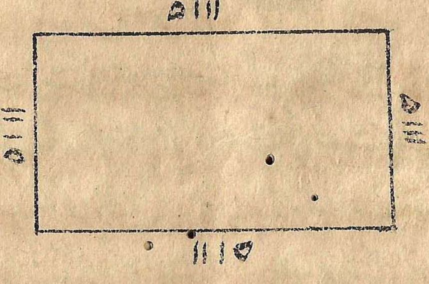
یَاحَنَّانُ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً وَّعِلْمًا

یہ اسم جمالی ہی۔ یکشنبہ کے دن شروع کریو دعوت اسکی حضرت سلیمان علیہ السلام سے منسوب ہی جب آنحضرت نے اسم کو موافق شرائط ختم کیا۔ چار موکلون نے حاضر ہوکر اطاعت قبول کی اور نبوت کے معجزات کی تکمیل کا باعث ہوئے اور فقط اتنا ہی نہین بلکہ تمام جنات دیو پری وغیرہ نے حاضر ہوکر اطاعت کا عہد و پیمان کیا۔

نصاب ۵ لاکھ پچاس ہزار زکوۃ ایک لاکھ پچیس ہزار عشر باسٹھ ہزار قفل تین سو ساٹھ دور ہر برابر نصاب ادا کیا جاتا ہے بعد ادائیگی نصاب وغیرہ ایک سال تک خلوت اختیار کرے انتہا

اس اسم کو پڑھنا شروع کرے اور ہر وقت نئی بات ظاہر ہونیکا خیال رکھے۔

آخری خلوت میں سات علامتیں ظاہر ہونگی لیکن خوف زدہ نہ ہو دلکو قوی رکھے اور اسم کو ترک نہ کرے۔ تین دن آخری خلوت گذرنے کے بعد تمام عالم سبز نظر آئیگا۔ در و دیوار کپڑے غرضکہ تمام موجودات سبز ظاہر ہونگے آٹھ دن گذرنیکے بعد دو شخص آئینگے اور کہینگے کیوں اپنا وقت تسخیر جنات میں خراب کرتا ہے اُٹھ اور اپنے دنیاوی کاروبار میں مشغول ہو۔ ورنہ نقصان پہنچیگا لیکن جواب نہ دے اور اسم بہ آواز بلند پڑھنا شروع کردے ورنہ ہلاکت کا خوف ہے۔ تیرہویں دن ایک پرند سبز رنگ مثل مرغ (یا مرغ) عامل کے سر پر آکر بیٹھے اور اذان دے یا اپنی بولی بولے جس سے چھوٹے چھوٹے بکثرت اوسی رنگ کے پرند جمع ہونگے اسم کو بلند آواز سے پڑھتا رہے۔ آخر وہ بھی غائب ہو جائینگے۔ سترہویں دن عصر کے وقت ایک شخص درویشانہ صورت سے برقعہ پوش آئیگا اور سلام کریگا لیکن سوائے جواب سلام کے اُس سے کچھ بات نہ کرے اور اسم پڑھتا رہے ستائیسویں روز تمام جنات پری دیو خواہ کافر ہوں یا مسلمان حاضر ہو کر عامل کا مقصود دریافت کرینگے لیکن اُنکی کسی بات کا جواب نہ دے اٹھائیسواں دن سے چلہ تک اس شکل کا اپنے گرد حصار کھینچکر اسم پڑھے۔



رات کو سبز چراغدان میں روغن زیتون یا چنبیلی ڈالکر جلائے اور سترہ بار قل اوحی الیَّ انہ استمع نفر من الجن الخ فتیلہ پر دم کرکے روشن کردے اور اسم پڑھنا شروع کرے سات رات تک اسی طرح عمل کرے آخر دن یا درمیان میں چار شخص حصار کے گرد پیدا ہونگے اور

رکھینگے۔ اے شخص اگر معشوق کا طالب ہو تو معشوق حاضر کریں علم چاہتا ہو تو علم سکھا دیں
مال و زر کا بھوکا ہو تو جس قدر مقصود ہو وہ بھی حاضر کیے دیتے ہیں لیکن انکے کہنے سے حصار سے
ہرگز باہر نہ نکلے ورنہ جان کا خطرہ ہو۔

آخر دن تمام عالم میں شور وغوغا پیدا ہوا اور افواج قاہرہ کی نقل وحرکت نظر آئے
گی معلوم ہو کہ ہزاروں سوار گھوڑے کدائے مشعلیں ہاتھوں میں لیے دوڑتے ہیں۔
ہر ایک کی صورت مختلف الہیبت ہوگی انہیں کے درمیان ایک سلطان مرصع شیر پر سوار
تیس ہزار پیادوں کی جمعیت سے نظر آئیگا جسکے خدام زر وجواہر نثار کرتے ہوئے ساتھ ساتھ
ہونگے جب عامل کو روبرو حاضر ہو کر سلام کرے تو عامل کچھ نہ بولے البتہ تعظیماً اٹھ کھڑا ہو۔ اور
جواب سلام دیکر سینہ پر ہاتھ باندھ کر کھڑا رہے زبان سے کچھ نہ کہے اشارہ سے جواب ہو تو مضائقہ
نہیں۔ آخر بادشاہ مقصود دریافت کریگا عامل کہے کہ مجھے آپکی امداد اور تسخیر کے سوا کچھ مطلب
نہیں چاہتا ہوں کہ آپ آپکا تمام لشکر میرے کاموں میں امداد دیں اور بس بمجرد اس کلام کے
سننے کے وہ تمام لشکر کو عامل کا مطیع کرا کر چلا جائیگا پھر جو چاہے ان سے کام لے مگر گر....

بلا محنت کی تسخیر

(یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نامہ جنات کے نام)

اگر اس خط کو جنکے اتارنے کے
لیے استعمال کرنا چاہے تو اسکا طریق ہے کہ جس پر جن کا تصرف ہو۔ رات کو سوتے وقت
بلا اطلاع اسکے تکیہ کے نیچے رکھ دے انشاء اللہ صبح اثر دیکھے گا۔ یا موم جامہ کرکے
گلے میں ڈالدے مکان میں رکھنے سے اگر کوئی آسیب مکان میں ہو جاتا رہیگا اس میں کسی قسم کی
زکوٰۃ نہیں صرف احتیاطاً کسی بزرگ سے اجازت حاصل کرے بلا اجازت بھی تاثیر
یقیناً ہوگی۔ لاریب فیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هذا كتاب من محمد رسول رب العالمين الى من طرق الدار من العمار والزوار والسائحين الا طارق يطرق بخير يا رحمن - اما بعد فان لنا ولكم في الحق سعة فان تك عاشقا مولعا او فاجرا مقتحما او راعيا حقا مبطلا هذا كتاب الله ينطق علينا وعليكم بالحق انا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون ورسلنا يكتبون ما تمكرون اتركوا صاحب كتابي هذا وانطلقوا الى عبدة الاصنام والى من يزعم ان مع الله الها اخر لا اله الا هو كل شيء هالك الا وجهه له الحكم واليه ترجعون تقلبون - حم لا تنصرون حمعسق تفرق اعداء الله وبلغت حجة الله ولا حول ولا قوة الا بالله فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم ص ر ا ط ع ل ی ح ق ن م س ك ہ

تسخیر شاہزادی جنات

اس طریقہ میں سب سے بڑی احتیاط دل پر قابو رکھنا ہے جب وہ شاہزادی اپنے حسن کی تجلیاں عامل پر ڈالے گی نہایت ضبط و تحمل کی ضرورت ہوگی۔

نوچندی جمعرات کے دن یعنی اس جمعرات کو جو شروع ماہ پر آئے روزہ رکھے اور شیر برنج سے افطار کرے۔

بارہ بجے رات کو غسل کرے اور پاکیزہ کپڑے پہن خوشبو لگا کر ایسے حجرہ میں جا کر بیٹھے جو پہلے سے مصفا و معطر کیا گیا ہو۔ عطریات اور بخورات پاس رکھے اور استعمال کرے۔

تفکرات و تعلقات دنیاوی سے فارغ اور بے اندیشہ ہو کر زبردست حصار اپنے گرد کرے اور ایک چراغ روغن کنجد کا روشن کرے تمام ضروری اشیا اپنے پاس رکھے جبتک دعا ختم نہ ہو حصار سے باہر قدم نہ رکھے ورنہ خطا پائیگا۔

بخورات وخوشبویات کا انتظام نہایت کافی ہونا چاہیے۔ جسوقت تک پڑھے
چراغ بخور روشن رکھے اور حصار کے پاس کسی کو نہ آنے دے خیالات غیر کا دخل نہ دے
نہایت ہوشیاری و مستعدی سے پڑھے غنودگی نہ آئے اگر پڑھتے وقت کوئی ہیبت کی
صورت نظر آئے تو خوف نہ کرے اور برابر مشغول رہے ختم عمل پر ایک عورت نہایت خوبصورت
جسکی خوبصورتی کی کوئی انتہا نہوگی برہنہ حاضر ہوگی اور مقصود دریافت کریگی لیکن تا اختتام
اسم بات نہ کرے جب اسم ختم کر چکے تو گفتگو کرے اگر گفتگو اسکی سمجھ مین نہ آئے تو اس
سے عدم فہم گفتگو کا عذر کرکے کہے کہ چونکہ مین آپکی زبان نہین جانتا اسلئے اس طریقہ پر
بات کیجئے جس سے مین واقف ہون یہ سنکر وہ سلیس گفتگو کریگی اپنے مقصود کے اظہار کرنے پر
کہے کہ اس کو فوراً پورا کر دیجئے۔

اگر چاہے کہ تسخیر کامل ہو تو چالیس روز تک ہر روز بارہ بجے رات کے بعد تازہ
حصار بنا کر پڑھے۔ اوّل درجہ تین روز ورنہ گیارہ روز روزے رکھے افطار ہمیشہ شیر برنج سے
ہونا چاہیے ہر جمعرات کو تا اختتام چلہ روزہ لازمی ہے روزانہ اکیس بار پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

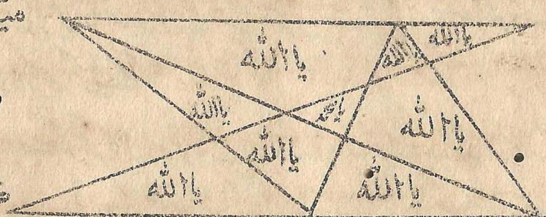
رَهِیْن بَرِیْن سَفْرِیْن نَسْتَرِیْن اَگْجَر اَگْجَر یَا سَرْ هَسَنْدُ وَنِیْ آدْ مَتْ
مَتْ بَهِتْ سُوْاهَا یَا بَدُوْحْ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ صلی
اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم شفیع خلق اللّٰہ یا سید الثقلین یا غیاث الصمدی
وعلیک معتمدی یا علی ادرکنی واحضر عنی باذن اللّٰہ ؁

دعا سُریانی زبان مین ہے اگر تسخیر کامل موافق ہوئے تو تمام روئے زمین کے اجنہ
قبضہ تصرف عامل مین ہونگے۔

جن کا حاضر کرنا

جنات کے حاضر کرنیکے طریقے اگرچہ کثرت سے جواہر خمسہ نقش سلیمانی دیپک بلی و دیگر قدیمی کتب میں دیکھے گئے لیکن یہ عجیب غریب طریقہ کسی قسم کی محنت کا خواہاں نہیں اور تجربہ شدہ ہے۔

جس عورت یا مرد پر جنکا تصرف ہو اس نقش کو لکھکر اس کو دکھائے انشاءاللہ بصورت انسان حاضر ہوکر اسی دم گفتگو کریگا خوف زدہ نہو۔



بحرمت سلیمان بن داؤد علیہ السلام یا جن حاضر شو حاضر شو۔ ان الفاظ کو لکھکر سورہ مزمل پڑھا اور ختم سورہ مزمل پر دوبارہ پھر بحرمت سلیمان بن داؤد آخر تک لکھو اگر اس طریقے سے بھی جن اس معمول پر نہ جائے تو عزیمت مندرجہ ذیل کا فلیتہ بنا کر ناک میں دھونی دے۔

تسخیر ملوک

خدائے تعالےٰ نے ہر اسم کیلئے علیحدہ علیحدہ تاثیر بخشی ہیں اور ہر نقش میں بنا اثر پیدا کیا ہے بسا اوقات وہ انسان بادشاہوں کے مزاج میں دخیل ہو جاتے ہیں جو مرتبے کا ہو انکے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے پھر افسانہ مثال واقعہ کا کچھ بھی جو شخص اور اگر اس معاملہ کی طرف زیادہ غور کیا جائیگا تو ایسے بہت سے واقعے نظر آئینگے جو ہمارے

مقصود کے موافق ہین۔

اصل یہ ہو کہ کلام ایزدی کے طریقے اگر نظر غائر سے دیکھے جائین اُنکی رنگا رنگ کیفیات کا مشاہدہ حقیقت کی آنکھون سے کیا جائے تو ظاہر ہو جائیگا کہ دنیا کا جسقدر کارخانہ ہی سب انھین سے چل رہا ہو۔ اچھے برے سب کام اسی سے انجام پاتے ہین اور یہی معنی ہین لَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ کے اور یہی ہے بھی صحیح۔ پس اگر بعض متبرک و مقدس اسم عنوان مضمون کا اثر رکھتے ہون تو تعجب کی کیا بات ہو اور انکار کرنے کی کون وجہ ہو سکتی ہے۔

میرا خود ہزارون دفعہ کا تجربہ کیا ہوا ہے کہ فقط بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اگر داہنی ابرو کے ابتدائی کنارہ سے شروع کر کے آخر رحیم کے میم کو بائین ابرو تک ختم کرنے بعد میم سے تمام رخسار اور تھوڑی کو احاطہ کرتے ہوئے اُس میم کا پورا دور لا کر داہنی ابرو پر جہان سے بسم اللہ کی بے شروع کی تھی ختم کر دیا جائے۔ پھر کسی حاکم کے سامنے جسکو مہربان کرنا مقصود ہی جائے انشاء اللہ ضرور مہربان ہوگا۔ اور فقط حاکم پر ہی اسکا تجربہ نہ کرے بلکہ اپنے ہر مخالف کے مقابلہ پر بھی تاثیر پائیگا اتنی سی شرط ہے باوضو لکھے اور جبتک اس کو اپنے پر قایم رکھنا چاہی باوضو رہی جب وضو ساقط ہو جائے دوبارہ بھی عمل کرے تسخیر خلایق کیلئے بھی یہ عمل نہایت ذی اثر دیکھا گیا ہے۔

نمبر ۲۔ بابونہ کے سات پھول لائے اور یہ دم کرے کسی طور سے سونگھائے خوشبو کے پہونچتے ہی حاکم حسب منشا کام کریگا۔

لَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ

یہ کیا ہین صرف الفاظ ہین لیکن خدائے تعالی نے ان مین تاثیر دی ہی۔ تعجب کی کیا بات ہی جب ہماری بری بھلی بات کا اثر دوسرون پر ہوتا ہے تو خدائی باتون کا اثر کیون نہوگا۔

نمبر ۲- نہایت عجیب غریب عمل ہو اگر کسی عورت کے اسرار معلوم کرنا چاہتا ہو تو ہرن کی کھال پر لکھکر پاک کپڑے مین لپیٹے اور حالت خواب مین سینہ پر رکھے جو کچھہ راز ہوگا ظاہر ہوگا اور اسکو خبر نہوگی -

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

بسم اللہ رفیع الدرجات ذو العرش یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق یوم ھم بارزون لایخفی علی اللہ منھم شیء لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار تجزی کل نفس ما کسبت لاظلم الیوم ان اللہ سریع الحساب

"تسخیر طیور"

نمبر ۳- اکثر لوگون کی بابت سنا گیا ہو کہ وہ جانورون کو جمع کر لیتے ہین- اول راقم کو بھی اس سے انکار تھا لیکن جب اس قسم کا ایک واقعہ آنکھون سے دیکھا اور پھر یہ مقدس حرز جسکو لکھا جاتا ہو نظر پڑی تو شک جاتا رہا-

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لایحتسب و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا

تین بار چھری پر دم کرکے اپنے گرد حصار کھینچکر بے تعداد پڑھے جائے اور کہتا جائے بحق این حرز ہمہ ماران حاضر آیند- بہت سے سانپ اُس مقام پر جمع ہو جاینگے-

نمبر ۴- اسی حرز کا دوسرا اثر یہ ہے کہ بھیڑیے کی کھال پر لکھے اور کوٹھے کی چھت پر ایک دوڑے مین باندہ کر کہتا جائے- بحق حرز یمانی ہمہ طیور جمع شوند پھر قدرت کا مشاہدہ کرے-

نمبر ۵- شریر گھوڑے کے کان مین تین مرتبہ یا علی کہے اور سوار ہو جائے-

نمبر ۶- سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھ کر پھونکے یہی تاثیر ہوگی-

نمبر۷۔ دیوانہ کتے کو اتوار کے روز مار کر دفن کرے اور اکیس روز کے بعد نکالکر اُسکے بائیں شانہ پر معہ نام طالب و مطلوب سنگرف سے لکھے ضرور حاضر ہوگا۔

ھاھاھ ھاوھ و یاسم ہعط۱۱۱۱۶ م ۸۷۸ ۶۶ ۱۱٤۱۱ کو ۶۱۱ ۱۱۱ دس ۳۱۱۱ ۹ مکنہ

"تسخیر اسلحہ"

نمبر۸۔ اگر تیر و تبر تلوار و چاقو و نیزہ وغیرہ ہتھیار سے کوئی حملہ کرے تو اول حٰمٓ عٓسٓقٓ سے شروع کرے اور کٓھٰیٰعٓصٓ آخر آیت تک پڑھ کر جو پانچ آیتیں لکھی جاتی ہیں پڑھے اور ہاتھ اوپر کو روکنے کے لئے اُٹھاوے ہرگز اثر نہوگا مجرب آزمودہ ہے۔

لما انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض فاصبح ھشیما تذروہ الریاح ھو

اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشہادۃ ھو الرحمن الرحیم

یوم الآزفۃ اذ القلوب لدی الحناجر والکاظمین الغیظ وما للظالمین من حمیم و

لا شفیع یطاع علمت نفس ما احضرت فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس و

اللیل اذا عسعس

صٓ والقرآن ذی الذکر بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق ط

نمبر۹۔ ترنج کے پتے پر لکھکر اپنے جسم پر برہنہ ہو کر پتے کی مالش کرے کوئی حربہ کارگر نہوگا

لوح ۷ ارلہ داوہ یا حوادل ازی کہ ابن جبد یحق بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۱۱۹ ع و ا ع لک لطط ۱۱۱۱۱۱ ۳ ۱۱۱ ۱۱

لی لا الا عن م کاااا صیغ لاغ و کیع

التماس

مجھے بچپن سے قدرتی طور پر علوم اسلامی سے محبت تھی میرے والد قبلہ جناب منشی احمد اللہ صاحب مدظلہ تعالیٰ نے ابتدا جب تعلیم دلانیکا مجھے قصد کیا تو جسطرح اخی معظم و مکرم منشی محمد ابرالمحمد صاحب

صدیقی سے (جو جنگل علاقہ گوالیار مین ملازم ہین) اُنکی طرز تعلیم کے استفسار کرنے پر انتظام تعلیم کیا تھا
مجھے بھی میری خواہش تعلیمی دریافت کی اگرچہ زمانہ یا بالفاظ دیگر اہل زمانہ سے جو تجربہ ہوا اُس سے
میری طرز عمل کو غلط ثابت کیا لیکن مجھے خوب یاد ہی کہ مینے انگریزی تعلیم سے منافرت کا اظہار کیا تھا
چنانچہ تحصیل علوم کیلئے ہندوستان کے مختلف حصص مین گشت لگائی اور جسقدر قسمت مین تھا
حاصل کیا۔ سترہ سال کی عمر مین اتفاقات نے وطن سے پھینک کر ہندوستان کے وسیع حصہ مین
پھرنیکا موقعہ دیا۔ اس زمانہ کے تجربے اور صعوبتین جو مجھے سفر مین اُٹھانی پڑین نہایت قیمتی مگر
ساتھ ہی تکالیف سے بھری ہوئی تھین پھرتے پھرتے دہلی آیا اور تقریباً دو سال قیام کیا۔ یہ حصہ
میری زندگی کا نہایت قیمتی تھا اس لحاظ سے نہین کہ مینے کوئی نمایان قومی خدمت انجام دی ہو بلکہ
اس لئے کہ مجھے ایسے بزرگ کے قدمون مین رہنا میسر ہوا جنکے تقدیس کی اثرات سے میرا قلب
ہمیشہ معمور و منور رہیگا یعنی تقدس مآب سیدی خواجہ حسن نظامی کی صحبت میسر آئی جنکو مین اپنی
گوناگون سفری تجربہ سے ہندوستان مین واحد شخص خیال کرتا ہون گو بعض لوگ کچھ سمجھین لیکن مجھے اپنے
اس بیان سے ذرا باک نہین کہ اگر حضرت کے متنعم وجود سے ہندوستان نے فائدہ نہ اُٹھایا تو وہ بعد مین افسوس کریگا۔

دو برس حضرت کیخدمت مین رہنے کے بعد والدین کے پے درپے تقاضونسے مجبور ہوکر مجھے مستقل
طور پر وطن مین سکونت اختیار کرنی پڑی اور خدا کا شکر ہے کہ اب مین والدین کے سایۂ عاطفت ظل سبحانی
مین بسر کر رہا ہون میرے دادا صاحب قبلہ مرحوم و مغفور کو فن اعمال سے نہایت دلچسپی تھی اسلئے مجھے بھی باعتبار
اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ اس فن سے خاص لگاؤ ہے یہ عمل اکثر وہ ہین جو مجھے بزرگون سے ملے ہین یا وہ لکھے ہین جو احادیث
معتبر اور بزرگون کے ملفوظات مین پائے گئے ہین بعض طریقے کتب اعمال سے بھی اخذ کئے ہین یہ اسلئے
لکھدیا گیا ہی کہ ناظرین کتاب کو میری نسبت کوئی غلط فہمی نہو اور میری تحریرات مبالغہ یا خلاف بیانی پر محمول نکرین
اس کا اطمینان دلانا بھی میرا فرض ہی کہ یہ تمام عمل نہایت معتبر اور مستند ہین اور جس طرح
بعض لوگ کچھ نہ کچھ کسر باقی رکھ لیتے ہین اور پورے طور پر کتاب مین طریقہ لکھنے مین کوتاہی کر جاتے
ہین ان طریقون کو نہایت صحیح اور واضح طور پر بے کم و کاست بتا دیا ہی۔

جو صاحب ان طریقوں سے فائدہ اُٹھائینگے انشاءاللہ راقم کو دعائے خیر سے یاد فرمائینگے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مقبول احمد نظامی سیوہاروی خادم حلقہ نظام المشایخ دہلی

مفید تجویز

نظامیہ بک ایجنسی نے منجملہ دیگر خدمت تصوف کے یہ ارادہ بھی کیا ہے کہ بزرگان سلاسل کے حالات مین نہایت مختصر مگر جامع رسائل نمبر وار شایع کرے ان حالات کو تنقیدی نظر سے مرتب کیا جائے گا اور اُن تمام روایات متعارضہ پر بحث کیجائیگی جو تاریخی پایہ سے گری ہوئی ہین اس سلسلہ کا پہلا نمبر حیات غوثیہ ہے جس کا اشتہار ذیل مین درج ہے امید ہے کہ اس سلسلہ کی اشاعت فرما کر جناب ایک بہت بڑی صوفیانہ خدمت کو تقویت دینگے۔

ان تذکروں کے علاوہ دیگر مسائل تصوف کے متعلق بھی چھوٹے چھوٹے رسائل کا سلسلہ جاری رہیگا۔ جن مین مخالفین تصوف کو معقول مہذب جواب دیکر متانت سے مسئلہ زیر بحث کو ذہن نشین کیا جائیگا وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

حیات غوثیہ حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی حضور کے ارشادات بعض خاص اعمال سلسلہ قادریہ کا شجرہ۔ کاغذ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ قیمت دو آنے (۲/)

عرفان کی تجلی حضرت سلطان الہند خواجہ خواجگان غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس اللہ سرہ چشتیان کا مختصر تذکرہ حضرت کے ارشادات

جاماسپ نامہ کا ترجمہ پڑھیے جو ملا محمد الوحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح و سلیس اُردو مین کیا ہے پانچہزار برس پہلے اس مین آجتک کی بابت رمل جس قدر پیشین گوئیان کی گئی تھین وہ سب ہو بہو پوری اُترین مثلاً بعثت آنحضرت۔ معرکہ کربلا۔ خاندان تیمور کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ اسلیے آنے والے انقلابات کے بیان پر بھی یقین ہی کرنا پڑتا ہے۔ قیمت معہ محصول ۳ر

اسلام کی برکتین

مشہور جادو نگار مولوی ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار کی تصنیف فقرہ فقرہ مقدس اسلام کی تصویر جوش و خروش کا سیلاب۔ دل کی آگ کے شعلے۔ آپ نہ منگائین تو عمر بھر افسوس کرین۔ قیمت مع محصول تین آنے (۳ر)

درد دل

از قاری سرفراز حسین عزمی سیاح جاپان اسکی دھوم یورپ اور امریکہ تک پہنچ چکی ہے۔ قیمت مع محصول ۲ر

علاج معصیت

نہایت دلچسپ پر معنی اور مفید کتاب ہے، ایمان فروشی، الحاد، ایذا رسانی، انانیت، اغوا افترا، اوہام پرستی، انتقام، آوارگی، بُت پرستی، باطل پرستی، بدعت، بدمعاشی، بدنیتی، بدگوئی، بدمزاجی، بدگمانی، بدعہدی، بدنظمی، بداعتقادی، بدخوا[illegible] باطنی، بدپرہیزی، بدماغی، اتنے دین و دنیا سے کھونے والے مرضون سے [illegible]ا چاہتے ہین تو اسے ضرور منگائین۔ قیمت تین آنے مع محصول ڈاک۔

رسول کی عیدی

امت کے بچون کیلئے

حضرت مولنا خواجہ حسن نظامی نے عید میلاد کی یادگار مین اس عیدی کو

مرتب فرمایا ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے مضامین نظم و نثر نہایت خوش اسلوبی سے جمع فرمائے ہین قابل دید ہے لکھائی چھپائی نہایت نفیس قیمت صرف ۱؎

بزم فرید ملک الاولیا حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس اللہ سرہ کے ملفوظات پاک

جنکو

سلطان المشائخ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ نے

راحت القلوب

کے نام سے فارسی مین ترجمہ کیا تھا

اب مولانا محمد الواحدی اڈیٹر رسالہ نظام المشائخ و مترجم جاماسپ نامہ و انوار التحقیق نے دلّی کی سلیس اور بامحاورہ زبان مین ترجمہ کیا ہے۔

یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر شخص کی آنکھون کا سرمہ بنے۔ حضرت بابا صاحب کے حالات اور ارشادات ایسے دلچسپ پیرایہ سے لکھے گئے ہین کہ کتاب ہاتھ مین لیکر چھوڑنے کو جی نہین چاہتا۔

مدت تک اس کا سلسلہ رسالہ نظام المشائخ مین نکلتا رہا اور اب شائقین کے اصرار سے نہایت اچھے پیمانہ پر چھپوایا گیا ہے۔ قیمت ۸؎

ملنے کا پتہ

بندہ مقبول احمد پرپرائٹر نظامی ایجنسی

سیوہارہ ضلع بجنور

دست غیب

حصہ دوم لوح ہمزاد

دست غیب پر مفصل بحث، بزرگون کے ارشادات، دست غیب کے معنی، دست غیب کے عملیات، فتوحات رزق، حصول رزق کے طریقے، بزرگان سابق کے حالات اور اُنکے تعلیم فرمودہ آسان عمل، سختی اور مشکل کے حل کرنے والے عمل، مصنف کے ذاتی تجربات، حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی مدظلہ نے جن طریقوں کی تعلیم فرمائی اُن کا مفصل بیان۔ قیمت ۴ر

المشتہر مقبول احمد نظامی سیوہارہ

ضلع بجنور

البغض

(لوح ہمزاد کا تیسرا حصہ)

بغض اور تفریق کے طریقے، ہلاکی اور مدافعت دشمن کے بےنظیر
اور مجرب عمل بغض اور باہمی تفریق جن موقعوں پر جائز ہے اُنکا بیان،
جہاں استعمال نہ چاہیے اُن کی مفصل تشریح راقم کے تجربہ شدہ
عمل جو کبھی خطا نہیں کرسکتے حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی
مدظلہ نے جو طریقے وقتاً فوقتاً تعلیم فرمائے اُن کا اظہار قیمت ۲ر

المشتہر مصنف مقبول احمد نظامی سیوہارہ
ضلع بجنور